# صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 17 اگست 2015ء بمطابق یکم ذیقعد 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔

محترمہ چیئرپرسن، انیسہ زیب طاہر خیلی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں۔

---

## تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَلَا تَهِنُواْ وَلَا تَحۡزَنُواْ وَأَنتُمُ ٱلۡأَعۡلَوۡنَ إِن كُنتُم مُّؤۡمِنِينَO إِن يَمۡسَسۡكُمۡ قَرۡحٞ فَقَدۡ مَسَّ ٱلۡقَوۡمَ قَرۡحٞ مِّثۡلُهُۥۚ وَتِلۡكَ ٱلۡأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيۡنَ ٱلنَّاسِ وَلِيَعۡلَمَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَيَتَّخِذَ مِنكُمۡ شُهَدَآءَۗ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ ٱلظَّٰلِمِينَO وَلِيُمَحِّصَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَيَمۡحَقَ ٱلۡكَٰفِرِينَ۔

(ترجمہ): اگر تمہیں زخم (شکست) لگا ہے تو ان لوگوں کو بھی ایسا زخم لگ چکا ہے اور یہ دن ہیں کہ ہم ان کو لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں اور اس سے یہ بھی مقصود تھا کہ خدا ایمان والوں کو متمیز کردے اور تم میں سے گواہ بنائے اور خدا بے انصافوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور یہ بھی مقصود تھا کہ خدا ایمان والوں کو خالص (مومن) بنادے اور کافروں کو نابود کردے۔ وآخر الدعوانا أَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِینَ۔

محترمہ چیئرپرسن: جزاک اللہ وتعالیٰ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: میڈم سپیکر!

محترمہ چیئرپرسن: 'کونسچنز آور' کے بعد میں کروں گی لیکن اگر آپ سمجھتی ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اورکزئی: کل اٹک والے معاملے پر ہم بات کرنا چاہتے ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن: نہیں مجھے پتہ ہے، ہم سب کو اس کا بہت افسوس ہے، اس پہ دعا بھی کروائیں گے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم سپیکر!

محترمہ نگہت اورکزئی: میڈم سپیکر صاحب!

محترمہ چیئرپرسن: اچھا پھر میڈم نگہت اورکزئی نے ریکویسٹ کی ہے، نلوٹھا صاحب! میں آپ کی طرف آتی ہوں، اس کی بات سن کر آپ کی طرف آتی ہوں، انہوں نے مجھے پہلے ریکویسٹ کی ہے۔ جی، میڈم نگہت اورکزئی۔

## رسمی کارروائی

### (صوبائی وزیر داخلہ پنجاب، کرنل ریٹائرڈ شجاع خانزادہ (مرحوم) پر خودکش حملہ)

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ۔ میڈم سپیکر صاحبہ! کل ایک اور سیاہ دن پاکستان کی تاریخ میں کہ جب پاکستان بلکہ پنجاب کے وزیر داخلہ کو ان کے ساتھیوں سمیت دہشتگردی کا نشانہ بنایا گیا، میں سمجھتی ہوں کہ پوائنٹ آف آرڈر پر یہ بات کرنا جو ہے تو وہ As such ان کی خدمات کو، کیونکہ دہشتگردی کے معاملات میں اور نیشنل ایکشن پلان کے چونکہ وہ کمانڈر بھی تھے پنجاب کے اور انہوں نے پنجاب میں بہت سی ایسی کوششیں ناکام بنائیں جن سے ملک کو خطرہ لاحق ہو سکتا تھا، اس کیلئے میں چاہتی ہوں کہ یہاں پر ان کیلئے دعائے مغفرت بھی ہو اور پھر یہاں سے ایک ایسی مذمتی قرارداد، یہاں اس ہاؤس سے، خیبر پختونخوا کی اسمبلی سے ان کیلئے، ان کی خدمات کیلئے اور اس واقعے کی مذمت کیلئے اگر تمام پارلیمانی لیڈرز جو ہیں، وہ میرے ساتھ متفق ہوں تو ہم قرارداد کے ذریعے ان کو خراج تحسین، خراج عقیدت بھی پیش کریں اور اس واقعے کی مذمت بھی اس طریقے سے کریں کہ دہشتگردوں کو پتہ چل جائے کہ ہم اپنے تمام محبان وطن جو پاکستان کے ساتھ محبت رکھتے ہیں، پاکستان کیلئے جان دیتے ہیں اور اپنی تمام فورسز کے ساتھ ہم تمام لوگ،

خیبر پختونخوا کے لوگ ان کے ساتھ کھڑے ہیں اور ہم ان دہشتگردوں کو یہ بھی بتادینا چاہتے ہیں کہ ان کے ناپاک عزائم جو ہیں، وہ ہمارے حوصلوں کو پست نہیں کر سکتے۔ ہمارے بچے، ہمارے وہ تمام چہیتے لوگ اس وطن کی مٹی پر قربان کیونکہ اگر یہ وطن کی مٹی ہے تو ہم ہیں۔ تو میڈم سپیکر صاحبہ! اگر آپ اجازت دیں تو میں تمام پارلیمانی لیڈروں سے بھی درخواست کروں گی کہ وہ یہ مذمتی قرارداد اگر آپ ہاؤس میں اجازت دیں تو کوئسچنز آور کے بعد اگر ہم کرلیں تو۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: میں نلوٹھا صاحب سے پہلے ذرا ان کی بات بھی سنوں گی، اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جی میڈم سپیکر! میں یہی بات کہہ رہا تھا، میں شکریہ ادا کرتا ہوں نگہت اورکزئی صاحبہ کا کہ کل جو پنجاب کے وزیر داخلہ اور ان کے ساتھیوں، ساتھی پندرہ سے زیادہ شہید ہوئے تو ان کیلئے میں دعا کی درخواست کر رہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ انہوں نے جو تجویز دی ہے، ایک قرارداد مذمت بھی ہم سب مل کر پاس کروالیں اس اسمبلی سے، اور ان کو خراج عقیدت بھی پیش کریں، جو ان کی خدمات دہشتگردی کے حوالے سے خصوصی طور پر جو انہوں نے اس ملک کو اور اپنے صوبے کے عوام کی دفاع کیلئے جو اقدامات اٹھائے تھے، وہ دہشتگردوں کا چونکہ قلع قمع کرنا چاہتے تھے، اسلئے کل ان کے اوپر جو خودکش حملہ کیا گیا، اس کی ہم پرزور الفاظ میں مذمت بھی کرتے ہیں اور ان کی خدمات کو خراج تحسین بھی پیش کرتے ہیں، تو میری یہ درخواست ہوگی کہ ان شہداء کیلئے دعا کروائی جائے۔

محترمہ چیئرپرسن: اس سے پہلے کہ میں عنایت اللہ صاحب کو ٹائم دوں، راجہ فیصل زمان صاحب، He wanted too، راجہ فیصل زمان، مائیک آن کریں۔ راجہ فیصل زمان۔

راجہ فیصل زمان: میڈم! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اسی واقعے کی مذمت کرتا ہوں اور یہ ایک ایسا واقعہ تھا جو ہم سب کیلئے Eye opener ہے اور جتنے بھی ہمارے اس سائڈ کے لوگ ہیں یا اس سائڈ کے لوگ ہیں، ان سب کو اپنی سیکورٹی کا خیال رکھنا چاہیئے کیونکہ اگر یہ واقعہ ادھر ہو سکتا ہے تو یہ کہیں بھی ہو سکتا ہے، We should take care of ourselves اور ہمیں کسی چیز کو Easy نہیں لینا چاہیئے اور اپنے حجروں میں جب بھی ہم بیٹھیں تو ہمیں اس میں دیکھنا چاہیئے اور Sort out کرنا چاہیئے کہ یہ سب کیلئے ایک

Eye opener تھا، اگر ہوم منسٹر کے ساتھ ہو سکتا ہے تو پھر کسی کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ اس واقعے کی ہم مذمت بھی کرتے ہیں اور قرارداد میں ہم اپنی بہن کے ساتھ اور بھائی کے ساتھ ہم شامل ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن: بہت شکریہ۔ جناب سینیئر منسٹر عنایت اللہ خان صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): شکریہ میڈم سپیکر۔ میرے Colleagues نے جو پنجاب کے اندر وہاں کے وزیر داخلہ اور ہمارے پنجاب کیبنٹ کے ممبر اور صوبائی اسمبلی کے ممبر، ان کی شہادت کے حوالے سے جو بات کی ہے، میں ان کے جذبات میں ان کے ساتھ شریک ہوں اور میں ٹریژری بنچز کی طرف سے اس واقعے کی مذمت کرتا ہوں۔ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب جنازے پر بھی گئے ہیں، میں نے اخبار کے اندر تصویر دیکھی ہے، وہ نظر آرہے ہیں اور ہم ان کا جو غمزدہ خاندان ہے، ان کے غم میں بھی شریک ہیں اور جو مذمتی قرارداد لائی جارہی ہے، اس کو بھی ہم سپورٹ کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ میں پہلے بھی اس ہاؤس کے اندر کہہ چکا ہوں کہ چاہے، اس سائڈ کا ہمارا دوست اور ہمارا Colleague ہو، اس کے اوپر حملہ ہو یا اس سائڈ پہ ہو، ہم Elected representatives ہیں اور ہم عوام کے منتخب نمائندے ہیں اور ہم ان کے Aspirations اور ان کے مفادات کے حوالے سے یہاں بات کرتے ہیں، لیجسلیشن کرتے ہیں تو ہمارے اوپر حملہ اور ہمارے Colleague کے اوپر حملہ، میں سمجھتا ہوں کہ ڈیموکریسی کے اوپر اور ہمارے اس کے اوپر حملہ ہے اور ہم اس کو Condemn بھی کرتے ہیں اور جو راجہ صاحب نے بات کی، میں بالکل اس کے ساتھ Agree کرتا ہوں کہ کوئی چار پانچ مہینے سے ہمارا خیال تھا کہ یہ سلسلہ تھوڑا بند ہو گیا ہے اور ایک قسم کی Confidence لوگوں کے اندر Create ہوئی تھی کہ اب وہ جو خودکش حملے تھے Elected representatives کے اوپر اور پولیٹیکل لیڈرشپ کے اوپر اور سیاسی قیادت کے اوپر، وہ بند ہو چکے ہیں لیکن یہ ہمارے لئے ایک وارننگ ہے، ہم سب کیلئے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم یہاں بھی احتیاط کریں گے اور حکومت بھی اس بات کا خیال رکھتی ہے کہ جو منتخب نمائندے ہیں اور جو پولیٹیکل لیڈرشپ ہے، ان کو تحفظ دے اور بحیثیت مجموعی سارے عوام کو تحفظ ملے۔ تو اللہ کرے کہ ہم اس صورتحال سے نکلیں، کافی بہتری آ گئی ہے لیکن ظاہر ہے کہ یہ ایک بڑا لمبا سلسلہ چل رہا ہے، کوئی تیس سال سے یہ سلسلہ چل رہا ہے، تو ظاہر ہے ہمیں، مستقبل قریب کے اندر ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ سلسلہ بند ہو جائے گا لیکن ہمیں کوئی ایسے بھی

Expect نہیں کرنا چاہیئے کہ کوئی چار پانچ مہینے یا ایک سال کے اندر پورا مسئلہ جو ہے، سلسلہ، یہ تیس چالیس سالوں کا مسئلہ Conclude ہو جائے گا، اسلئے میں ان کے جذبات میں ان کے ساتھ شریک ہوں، ٹریژری بنچز کی طرف سے میں ان کو ایشورنس دیتا ہوں کہ ان کی طرف سے مذمتی جو بھی قرارداد آئے گی، ٹریژری بنچ اس کو سپورٹ کرے گی۔ Thank you very much.

محترمہ چیئرپرسن: تھینک یو، بے شک۔ جناب منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو میڈم۔ یقیناً بڑا افسوسناک واقعہ ہے۔ شجاع خانزادہ صاحب ایک بہت بڑے بہادر اور اس قسم کے لوگ ہی جو اس ملک میں ہوتے ہیں تو قربانیاں بھی اس قسم کے لوگ دیتے ہیں۔ جس طرح ان کی پریس کانفرنسوں سے معلوم ہوتا تھا کہ ان کے خلاف، جس طرح انہوں نے پنجاب میں کارروائیاں شروع کی تھیں، کل بھی یہی ڈسکشن ہو رہی تھی، ٹی وی پر بھی کہ شجاع خانزادہ سیکورٹی کی کمی کی وجہ سے ان کو یہ حادثہ پیش آیا اور اس سے پہلے میرے خیال میں ان کو یہ Threats تھے کہ اس قسم کے Attacks ہوں گے کیونکہ رمضان میں یا رمضان سے پہلے جن لوگوں کو انہوں نے پولیس مقابلے میں مارا تھا تو میں یقیناً اپنے بھائیوں سے بھی یہاں پر کیونکہ ہمارا کلچر ہی ایسا ہے، ہمارے پٹھانوں کا کہ جب ڈیرے پر کوئی آتا ہے تو ہم اس کی کوئی تلاشی وغیرہ یہ عیب سمجھتے ہیں اور وہ پٹھان بھی میرے خیال میں آپ کو پھر نہیں آئے گا، اگر آپ اس کی تلاشیاں لینا شروع کر دیں لیکن بہرحال پھر بھی انسان کوشش کرتا ہے اور میں اس سلسلے میں میڈم اورکزئی صاحبہ نے جو قرارداد کی بات کی ہے، ہم جے یو آئی والے اس کو سپورٹ کرتے ہیں اور ان کیلئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو آخرت میں ان کو وہی مقام دے اور انہوں نے اس تکلیف میں جو قربانیاں دی ہیں، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کرے۔ Thank you so much۔

محترمہ چیئرپرسن: آمین ثم آمین۔ بے شک بہت ہی انتہائی افسوسناک، انتہائی گھمبیر، گھناؤنا واقعہ ہے، اس کی ہم سب جتنی بھی مذمت کریں کم ہے۔ ہم سب خاص طور پر خیبر پختونخوا کے جو ساتھی ہیں، وہ ان تکالیف سے گزر چکے ہیں، ہم نے یہ قربانیاں دی ہیں اور اس لحاظ سے ہم اس درد کو بھی سمجھتے ہیں۔ جناب شہرام خان ترکئی۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: تھینک یو جناب سپیکر۔ میڈم سپیکر! جس طرح باقی Colleagues نے، بھائیوں نے اور بی بی نے جس طرح مذمت کی ہے، ہم بھی اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں، کل کے واقعے کی اور ان کی فیملی کے ساتھ ہم سب اس غم میں شریک ہیں اور وہ ہماری طرح ایک پارلیمنٹیرین اور ایک اچھا پارلیمنٹیرین، ان کا ایک 'بیک گراؤنڈ' ، ان کی خدمات اس قوم، اس ملک کیلئے، کل ٹی وی پر بھی جس طرح ہم نے دیکھا اور ان کی Pervious جو ہسٹری بتائی گئی، آرمی میں انہوں نے Serve کیا، تو ایک بہادر انسان تھے، قابل تعریف ہیں، اللہ ان کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے اور اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے میڈم سپیکر! کم ہے اور اس غم میں، اس افسوس میں ان کی فیملی کے ساتھ ہم سارے برابر کے شریک ہیں۔ تو آخر میں شکریہ بھی آپ کا ادا کرتا ہوں اور ان شاءاللہ دعا بھی کریں گے ان سب کیلئے جی۔ شکریہ۔

محترمہ چیئرپرسن: جناب عاطف خان صاحب۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریہ سپیکر صاحبہ۔ سارے ممبران نے، معزز ممبران نے جس طرح بات کی، منسٹر صاحب نے بھی گورنمنٹ کی طرف سے مذمت کی، جو بھی انہوں نے الفاظ ادا کرنے تھے، لیکن میں پاکستان تحریک انصاف کی طرف سے ہمارے چیئرمین صاحب نے کلیئر اس پر ایک بیان دیا ہے اور میں پارٹی کی طرف سے بھی، ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اور بدقسمت واقعہ اس طرح تھا کہ کافی عرصے سے میں نے جب، مجھے جہاں تک یاد ہے، اس دفعہ جو 14 اگست تھا، بہت زبردست جوش و خروش سے اور لوگوں نے جتنی Participation کی، کتنی خوشی منائی گئی، بہت عرصے بعد اتنا جوش و جذبہ میں نے لوگوں میں دیکھا ہے پاکستان کیلئے، کیونکہ جو ایک فضاء تھی ملک کی، ایک خوف کا ماحول تھا، وہ کافی حد تک بہتر ہو گیا تھا اور حالات کافی پرامن ہو گئے تھے (تالیاں) لیکن اس واقعے کی وجہ سے بہت زیادہ دوبارہ سے ایک خوف کی فضاء یا افسوس کی ایک فضاء بنی ہے۔ تو ہم ان کیلئے مغفرت کی ایک دعا بھی کرتے ہیں ان شاءاللہ اور امید رکھتے ہیں کہ مزید ایسے واقعات نہ ہوں، کیونکہ پارلیمنٹیرین ہو، منسٹر ہو، عام شہری ہو، سٹوڈنٹ ہو، ٹیچر ہو، جو بھی ہو، ہر ایک کی زندگی بہت عزیز ہے اور افسوسناک واقعہ ہے، ہم

اس کی پر زور مذمت کرتے ہیں اور ان شاءاللہ و تعالیٰ امید کرتے ہیں کہ مزید اس طرح کے واقعات نہیں ہوں گے۔ بہت شکریہ میڈم۔

محترمہ چیئرپرسن: جناب بخت بیدار خان صاحب۔

جناب بخت بیدار: شکریه میډم سپیکر صاحبه۔ څنګه چې زما نورو ورونړو په دې پرونی غم باندې چې هغه یوائې د پنجاب غم نه دے، د ټول پاکستان غم دے، د دې نه مخکښې د کے پی کے د اسمبلئ تقریباً درې کسان چې په هغې کښې زمونږه لاء منسټر صاحب، خدائے د اوبخښنی هغه هم شهید شوے دے او نور هم لکه دلته کښې زمونږه آرمی سکول کښې چې کوم ماشومان شهیدان شوی دی، دا غم ډیر لوئې زیات غم دے، مونږه د چیف منسټر صاحب شکریه ادا کوؤ چې د ټولې صوبې د عوامو نمائندګی ئے کړې ده او په دغه جنازه کښې ئے شرکت کړے دے۔ زمونږ ټول پښتانه تقریباً چې کوم د دې حالاتو نه تیریږی او زیات پکښې زمونږه پښتانه لاړل په دې معامله کښې، نو زمونږ به دا درخواست وی چې څنګه زما نورو ممبرانو صاحبانو اووئیل چې کوم منتخب خلق دی، لکه زه ذاتی خبره به اوکړمه، زما کور کښې شپږ کسان شهیدان شوی دی او اوس هم ما ته لکه Threat دے، دغه شان نورو ملګرو ته به هم دا حالات وی، نو د دې خبرو نه خو بهرحال عوامی نمائنده نه یریږی، نه دباویږی، لکه څنګه چې خانزاده صاحب خپله قربانی ورکړه او چې کومو حالاتو نه تیریدو او روژه کښې چې کومه خبره پنجاب کښې شوې وه، یو امید پیدا شوے وو، بیا به مونږه د پنجاب حکومت نه هم دغه شان توقع ساتو چې څنګه خانزاده صاحب Step اخستے وو د نر توب، هغه Step برقرار اوساتی او دعا به کوؤ چې خانزاده صاحب ته د خدائے شهادت ورکړی او متفقه یو قرارداد به مونږه د دې اسمبلئی نه پاس کړو چې کم از کم زمونږه ټول پښتانه په دې غم کښې د خانزاده صاحب سره، د هغه د خاندان سره، د هغه د کورنئی سره، د هغه د حلقې د خلقو سره مونږ ټول شریک یو او خدائے پاک پروردګار د هغه له شهادت ورکړی او زما بحیثیت د ایم پی اے د صوبائی حکومت نه دا درخواست دے چې کوم حالات چې هلته اوشو نو دا حالات دلته هم Anytime خدائے مه کړه پیښیدے شی، پکار دا ده چې کم از کم

د عوامی نمائندگانو که هغه منسټر دے او که غیر منسټر دے، که ممبر دے، که هر څوک چې وی، کم از کم احتیاط د خا مخا اوشی ځکه چې دا مسئله ختمیدو والا نه ده، دا لا طویل دغه دے۔ مهربانی۔

محترمہ چیئرپرسن: شکریہ۔ ایک پارلیمانی گروپ، اے این پی والے ہیں لیکن کوئی نظر نہیں آرہا، So all of them آپ لوگوں نے Express کیا، Resolve میں ہم سب اکٹھے ہیں، میں میڈم نگہت اورکزئی کو کہوں گی کہ وہ قرارداد پیش کریں، متفقہ سب سے اور اس کو بعد میں ہم کریں گے۔ میڈیا سے میں خاص طور پر ضرور یہ چاہوں گی کہ وہ اس پوائنٹ کو، Awareness کیلئے لوگوں تک اس پوائنٹ کو پہنچائے تاکہ یہ جو احتیاط ہے، اس کو کسی طور پر کوئی نیگٹیو پوائنٹ نہ سمجھا جائے، اس کیلئے احتیاط ضروری ہے، اس وقت لازم ہے کیونکہ جہاں پر اتنی قیمتی جانیں اور جو عوامی نمائندے ہیں، وہ ان سے ہمیں ایک لحاظ سے بچھڑنا پڑتا ہے، وہیں پر معصوم جانیں بھی ایسے واقعات میں جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ جہاں پر بھی ہے، جس صوبے میں بھی ہیں، اور ساتھ ہی جو شہادت کے جام کو جنہوں نے نوش کیا ہے، وہ تو ان شاء اللہ جنتی ہیں اور رہیں گے، ان کیلئے دعا کرتے ہیں، حاجی حبیب الرحمان صاحب! اگر ایک فاتحہ کروادیں، دعا۔

(اس مرحلہ پر شہداء کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی)

## نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

محترمہ چیئرپرسن: 'کوئسچنز آور' : کوئسچن نمبر 1963، محترمہ معراج ہمایون صاحبہ۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ډیره مهربانی میډم سپیکر خو کوئسچن نمبر 1963 د 2013 کوئسچن دے، زما دے جی، نو 2013۔۔۔۔

Madam Chairperson: Answer be taken as read.

* 1963 _ محترمہ معراج ہمایون خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) Provincial Institute for Teachers Education (PITE) میں اساتذہ کو انگریزی زبان کی تدریس کیلئے ایک لیبارٹری موجود ہے جو ماہر انسٹرکٹر/ٹیچر کی عدم دستیابی کی وجہ سے اب تک زیر استعمال نہیں ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت مذکورہ لیبارٹری کو فعال بنانے کیلئے ماہر انسٹرکٹر/ ٹیچر کو کب تک تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): ملٹی میڈیا انگلش لیبارٹری (PITE) 24-01-2007 میں بنائی گئی تھی اور اس وقت سے ہی فنکشنل ہے۔

(ب) اشرف علی خان سینیئر انسٹرکٹر انگلش اس لیب کے باقاعدہ انچارج رہے ہیں اور اپریل 2014 میں مذکورہ انسٹرکٹر کی پروموشن ہوئی ہے جس کو پرنسپل گورنمنٹ ہائی سکول گدر مردان میں تعینات کیا گیا ہے اور مذکورہ آسامی پر ماہر انگلش انسٹرکٹر طارق علی خان کی تعیناتی یکم ستمبر 2014 سے عمل میں لائی گئی ہی، لہذا مذکورہ لیبارٹری کو فعال بنادیا گیا ہے۔

Madam Chairperson: Any supplementary?

محترمہ معراج ہمایون خان: زه دا وئیل غواړم چې دا خو د 2013 دے، دې دوه کالو کښې خو ما ته دا ټول انفارمیشن د نورو سورسز نه هم ملاؤ شوے دے، ډیټیلز راته ملاؤ شوی دی، اوس خو د دې نه څه اهمیت نه افادیت پاتے شو. زما ریکویسټ صرف دا دے، زه به کوئسچن پریږدم، ریکویسټ مې دا دے چې اسمبلی سیکرټریټ او ډیپارټمنټ چې دے، او خاصکر اسمبلی سیکرټریټ چې کله ایجنډا جوړوی، کوئسچنز راولی نو هغه د کوئسچن ته اوګوری چې کوم تاریخ باندې هغه فائل شوے دے، نو چې اوس د هغې څه افادیت پاتے شو که پاتے نه شو ځکه چې زما خو اوس د دې سیشن د پاره زما خیال دے یو شل کوئسچنز تلی دی اسمبلئ ته، نو پکار ده چې هغه راغلی وې دلته نو زیات به ئے فائده کړې وه، نو دا کوئسچن او دا کوئسچن نمبر 1964، دا دواړه ډیر زاړه کوئسچنز دی او زما خیال دے بس دا په دې باندې بحث کولو څه ضرورت نشته دے.

محترمہ چیئرپرسن: اصل میں آپ کو بتاؤں کہ یہ کوئسچن آپ کا بالکل ایڈمٹ بھی ہوا Immediately اور سیکنڈ ڈے پر آ بھی گیا اس کے بعد، میرے سامنے ڈیٹیل ہے کہ یہ Replies بھی اس میں آئیں اور وقتاً فوقتاً یہ پیش بھی ہوتا رہا۔ صرف یہ ہے کہ بعض اوقات 'روٹین ڈے' نہیں ہوتا، بعض اوقات کہیں نہ کہیں وجہ سے کوئسچنز رہ جاتے ہیں، But the point is that you have satisfied with

the answer، تو ابھی آپ کے پاس اس سے کوئی Relevant supplementary نہیں ہے تو ٹھیک ہو گیا، کوئسچن Done ہو گیا۔ کوئسچن نمبر 1964، محترمہ معراج ہمایون صاحبہ۔

* 1964 _ محترمہ معراج ہمایون خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع صوابی میں گورنمنٹ پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکولوں کی تعداد کتنی ہے، نیز ان میں سے کتنے سکولوں کو فرنیچر فراہم کیا گیا ہے اور کتنے سکولوں میں ابھی تک ٹاٹس موجود ہیں، ہر ایک کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع صوابی میں مردانہ اور زنانہ سکولوں کی تعداد درج ذیل ہے:

| نمبر شمار | سکول | کٹیگری | تعداد |
|---|---|---|---|
| 01 | پرائمری | زنانہ | 468 |
| | | مردانہ | 596 |
| 02 | مڈل | زنانہ | 51 |
| | | مردانہ | 72 |
| 03 | ہائی | زنانہ | 10 |
| | | مردانہ | 13 |
| ٹوٹل | | | 1340 |

تقریباً 70 فیصد پرائمری سکولوں میں فرنیچر موجود ہے جو کہ صرف ایک سکول میں دو یا تین جماعتوں کیلئے کافی ہے جبکہ باقی کلاسز اور سکولوں میں ٹاٹ استعمال ہو رہا ہے۔ اسی طرح تقریباً تمام مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں فرنیچر موجود ہے مگر تمام کلاسوں کیلئے ناکافی ہے جس کی وجہ سے طلباء ٹاٹ پہ بٹھائے جاتے ہیں۔ اسی سال حکومت نے فرنیچر کیلئے 2.5 ارب روپے مختص کئے ہیں جس کی خریداری جون 2015 سے پہلے کر دی جائے گی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: تهینک یو میډم۔ دا کوئسچن The same هغه کړی دی۔ This is also the same kind of Question, very old and the information is very old also. The answer is also very old تو اگر میرا سپلیمنٹری کوئسچن ہوگا تو وہ یہ ہوگا کہ What is the current situation in Swabi of this different level of Educational Institutions?

Madam Chairperson: Concerned Minister.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی فرنیچر سے متعلق انہوں نے پوچھا تھا، یہ پچھلے سال بھی تقریباً کوئی ٹوٹل جو صوبے میں پچاس کروڑ روپے کا فرنیچر فراہم کیا گیا ہے جو کہ In process ہے، تقریباً کمپلیٹ ہو گیا ہے اور اس میں صوابی کیلئے ان کو میں 'لاسٹ پوزیشن' یہ بتادوں کہ صوابی کیلئے اس میں سات کروڑ کا ہے، کوئی ڈھائی کروڑ کا پچھلے سال تھا اور ڈیڑھ کروڑ کا اس سال فرنیچر فراہم کیا جارہا ہے اور اس سال ہم نے نئے بجٹ میں تقریباً کوئی ڈیڑھ ارب روپے مزید رکھے ہیں فرنیچر کی سپلائی کیلئے مختلف سکولوں میں، بلکہ میں اب یہاں پر ایم پی ایز حضرات جتنے بھی ہیں، میں نے انسٹرکشنز دی بھی تھیں کہ جہاں پر بھی سکولوں کو فرنیچر Provide کیا جارہا ہے، وہاں کے لوکل ایم پی ایز کو بھی بتادیں تاکہ ان کو بھی پتہ چلے کہ کس سکول میں کتنا فرنیچر Provide کیا گیا ہے۔ اس کو دیکھ لیں، اگر جو بھی اس میں کوئی مسئلہ ہے، اگر کوئی ایسی بات ہے تو ہمیں پوائنٹ آؤٹ کی جائے۔

محترمہ چیئرپرسن: میڈم معراج ہمایون۔

محترمہ معراج ہمایون خان: تھینک یو، منسٹر صاحب کا بہت بہت شکریہ لیکن I am not interested in how much amount was allocated and how much amount was spent, sent to the districts، میرا کوئسچن یہ ہے کہ ہم ٹاٹ سکولوں سے نکل آئے ہیں؟ Are the children now settled in؟، وہ انوائرنمنٹ سکولوں کے اندر Improve ہو گیا ہے، فرنیچر Provide ہو گیا ہے؟ 100% یا 80% یا 90% جیسے پہلے انہوں نے کہا تھا کہ 70% لیکن اس 70% میں بھی تین یا چار، ایسا لکھا ہوا ہے کہ ان کا فرنیچر ہوتا ہے اوروں کے پاس نہیں ہوتا، تو What is the current situation? کہ Because شروع میں یہ وعدہ کیا گیا تھا قوم کے ساتھ کہ ہم ٹاٹ سکولز ختم کردیں گے اور ہم فرنیچر Provide کریں گے، تو میرا یہ تھا کہ صوابی میں سب سکولوں میں فرنیچر پہنچ گیا کہ

نہیں پہنچ گیا؟ If the answer is not available in detail, so we could discuss it at some other time.

محترمہ چیئرپرسن: منسٹر صاحب! سارے سکولوں میں، صوابی میں فرنیچر موجود ہے؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی میں ان کو Overall situation بتا دیتا ہوں، سارے ممبران بھی بیٹھے ہوئے ہیں، تو اچھا ہے کہ سب کو پتہ چل جائے۔ سٹارٹ میں جب ہماری گورنمنٹ بنی، چیف منسٹر صاحب نے کہا تھا، انہوں نے انسٹرکشنز دی تھیں کہ سارے سکولوں میں سے ٹاٹ ختم کر کے ان کی جگہ فرنیچر Provide کیا جائے، کرسیاں Provide کی جائیں، پھر اس کیلئے جب سروے ہوا تو اس وقت تقریباً ہمارے کوئی چالیس لاکھ بچے ہیں سکولوں میں اور اس وقت اکیس لاکھ کرسیاں ہمیں مزید چاہئے تھیں اور ان اکیس لاکھ کرسیوں کیلئے اندازاً کوئی ساڑھے سات ارب روپے چاہیئے تھے، تو ہم نے پچھلے بجٹ میں رکھے تھے، تقریباً کوئی ڈھائی ارب روپے رکھے تھے ہم نے پچھلے بجٹ میں لیکن جب وہ آرمی پبلک سکول کا واقعہ ہوا اور اس کیلئے پھر ہمیں بجٹ کی تھوڑی سی Reallocation priority کے حساب سے کرنا پڑی، پھر ہم نے پچاس کروڑ روپے کا صرف فرنیچر لیا اور باقی ہم نے باقی چیزوں میں لگائے۔ اس دفعہ ہم نے یہ جو نیا بجٹ ابھی جو چل رہا ہے، اس سال جو شروع ہوا ہے، اس میں ہم نے مزید ڈیڑھ ارب روپے رکھے ہیں، تو In short یہ ہے کہ اس کیلئے ٹوٹل ساڑھے سات ارب روپے چاہئیں، اگر ہم سارے سکولوں سے مکمل طور پر ٹاٹ ختم کر لیں تو Obviously ایک سال میں یا دو سال میں نہیں ہوگا، اکیس لاکھ کرسیاں ہیں، تو وہ ہم نے بارہ کروڑ کی ایک دفعہ کی تھیں پھر پچاس کروڑ کی ایک (دفعہ) کی ہیں، ڈیڑھ ارب کی اس دفعہ کر رہے ہیں، تو اگلے سال بھی ان شاءاللہ وتعالیٰ کوشش ہوگی کہ ڈیڑھ دو ارب کی پوری کر سکیں۔ تو کوشش تو یہ ہے کہ 100% ختم ہو جائے لیکن Maximum ان شاءاللہ Provide کر دیا جائے گا۔

محترمہ چیئرپرسن: آپ کے پاس کوئی Statistics ہے Exactly کہ How many schools are still without the furniture?

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: فریش تو لینا پڑے گا، جو میں نے آپ کو ٹوٹل بتایا ہے کہ ٹوٹل جب ہم نے سروے کیا تھا، جب چیف منسٹر صاحب نے آرڈر کیا تھا تو اس وقت جب ہم نے Estimate لگایا تھا، اس وقت اکیس لاکھ کرسیاں چاہیئے تھیں جس پر اندازاً ساڑھے سات ارب روپے لگنے تھے تو اس میں سے بارہ

کروڑ ایک دیئے گئے، پچاس کروڑ دوسرے دیئے گئے اور ڈیڑھ ارب روپے اس سال دیئے جائیں گے، تو اس سے Minus، باقی جتنا بھی وہ رہ جائے گا۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: ٹھیک ہے میم! آپ اگر کوئی اور آپ کے Mind میں ہو تو You can have fresh Question.

جناب بخت بیدار: سپلیمنټری کوئسچن۔

محترمہ چیئرپرسن: جی، اسی کے بارے میں آپ کا کوئسچن ہے؟

جناب بخت بیدار: جی۔

محترمہ چیئرپرسن: جی بخت بیدار خان۔

جناب بخت بیدار: میډم! زه وزیر تعلیم صاحب نه لږ معلومات کوم چې دوئ دا فرنیچر بهر اخلي او که په ایس آئي ډي بي زمونږ خپله د سرکار کارخانه ده، سمال انډسټریز کېنې، هغې کېنې جوړوی، لږ معلومات ما ته را کړئ۔

محترمه چیئرپرسن: دا د دې سره Relevant خو نه دے خو خیر که منسټر صاحب غواړی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: دا جی، اس میں اس طرح تھا کہ پہلے Compulsion تھی کہ لازمی یہ جو ادارہ بتا رہے ہیں سرکاری، اس سے خریدا جائے لیکن پھر بعد میں وہ ہٹادی گئی تھی کیونکہ ایک تو یہ ہے کہ اس کی Capacity اتنی نہیں تھی کہ جو بیس لاکھ یا دس لاکھ یا جتنی بھی کرسیاں ہیں، وہ دے سکے اور مطلب کرسی دینا کوئی اتنا کوئی کمال نہیں ہے کہ صرف ایک ادارہ ہے اور وہی کرسیاں دے رہا ہے، مطلب اگر ڈیپارٹمنٹ پیسے دے رہا ہے اور پیسے بھی ہیں اور بچوں کو کرسیاں بھی چاہئیں، تو صرف اس واسطے وہ بیٹھا رہے کہ جی ایس آئی ڈی بی ادارہ ہے اور وہ نہیں دے سکتا تو ہم پانچ سال انتظار کرتے رہیں اور بچے زمین پر بیٹھے رہیں کہ جی ادارہ نہیں دے سکتا، تو ابھی ہم نے اوپن کیا ہے، اس کا ایک طریقہ کار ہے، اس میں ہر ایک ڈسٹرکٹ لیول پر ڈپٹی کمشنر، ڈی ای اوز اور فارسٹ والے اور اس طرح کی کمیٹی بنائی گئی ہے، اس میں ایس آئی ڈی بی بھی Bid کرتی ہے اور باقی لوگ بھی Bid کرتے ہیں تو جو ٹھیک ٹائم پر اور ٹھیک کوالٹی کے حساب سے دے سکتے ہیں، وہ دیتے ہیں اور جو نہیں دے سکتے، وہ نہیں دے سکتے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ٹھیک ہے۔ میڈم آمنہ سردار!

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ سپیکر صاحبہ۔ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد میں بھی یہی صورتحال ہے بلکہ اس میں تکلیف یہ ہوتی ہے سکولز میں جا کے کہ ہم ایک کلاس کے اندر جاتے ہیں تو آدھے بچے ٹاٹ پر بیٹھے ہوتے ہیں، آدھے کرسیوں پر ہوتے ہیں، اس سے بچوں میں مزید ایک احساس کمتری پیدا ہوتی ہے، ایک ہی کلاس میں۔ تو یا تو اس طرح ہو کہ کچھ کلاسز ایسے کر لئے جائیں کہ 5th، 6th اور 7th کو آپ دیتے ہیں یا چھوٹی کلاس کے بچوں کو آپ دیتے ہیں، اب ایک ہی کلاس میں، آدھے بچے ٹاٹ پر بیٹھے ہیں، آدھے بچے کرسیوں پر بیٹھے ہیں، یہ ایک بڑی تکلیف دہ بات ہوتی ہے۔ وہ بچے جو دزمین پر بیٹھے ہوتے ہیں، ان کا Level of confidence ان بچوں سے Different ہوتا ہے جو کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں، تو ان کو یہ تھوڑا سا اس چیز پر بھی وہ کرنا چاہیئے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میڈم سپیکر! اس کیلئے ہم نے کیا اس طرح ہے کہ ہم نے اوپر لیول سے شروع کیا ہے کہ جو بہت چھوٹے بچے ہوتے ہیں، وہ تو پھر بھی مطلب ویسے بھی زمین پر کھیلتے ہیں تو ان کا پھر بھی گزارا ہو جاتا ہے لیکن جو ہائر سیکنڈری والے ہیں، مطلب اگر ہائی سیکنڈری والے ہیں، حقیقت ہے، مطلب جتنے بھی زیادہ بڑے بچے ہوں گے جو سیکنڈ ایئر میں ہوتے ہیں، بچے بچیاں تو ان کیلئے تو زمین پر بیٹھنا بہت مشکل بات ہوتی ہے نا، بنسبت پرائمری کے، تو ہم نے ادھر سے شروع کیا ہے ہائر سیکنڈری سے، ہائی سکول، مڈل سکول، ان سے شروع کیا ہے اور نیچے لیول پر لا رہے ہیں تو جتنا Maximum نیچے لیول پر جتنا جلدی سے جلدی ہو سکے لیکن Obviously تو ہو گا، میں تو بتا رہا ہوں آپ کو کہ اگر چالیس لاکھ بچوں میں سے اکیس لاکھ بچوں کے پاس کرسیاں نہیں ہیں تو وہ تو بیٹھیں گے ٹاٹ پر اور کہاں بیٹھیں گے؟

محترمہ چیئرپرسن: نہیں The point is کہ اگر ایک ہی کلاس میں وہ جو آپ نے کیا، پورا کیا، اس کو دیکھ لیں کہ ایک ہی کلاس میں نہ ہو ایسا بجائے اس کے کہ آپ اگر اوپر سے ایک ایک کلاس کو Full دیں، جب بھی دیں۔ اصل میں Let`s not get into debate، وہ بتا دیا گیا ہے منسٹر صاحب۔ جی آمنہ سردار!

محترمہ آمنہ سردار: بہت شکریہ میم۔ اس طرح ہے جی کہ جو فرنیچر ذرا سا بھی ٹوٹتا ہے، ہل گئی کرسی یا کچھ ہو گیا، اس کو اٹھا کے سائڈ پر کر دیا جاتا ہے، یہ ذرا جو ٹیچرز یا انچارج جو ہوتے ہیں، ان کے اوپر یہ ضرور وہ کرنا

چاہیئے کہ بہت سارا اچھا خاصا فرنیچر جو بالکل ایک دو کیل مارنے سے ٹھیک ہو سکتا ہے، وہ کس طریقے سے وہ کر دیتے ہیں انچارج، مجھے بہت افسوس ہوتا ہے وہ دیکھ کے، تو اس کے اوپر ذرا پلیز ضرور وہ کرنا چاہیئے۔

محترمہ چیئرپرسن: منسٹر صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: اس میں میں تھوڑی سی آپ کو ڈیٹیل بتا دوں کہ ان کو صرف ذمہ واری دینے سے وہ ٹھیک نہیں کریں گے، ان کو پیسے دینے پڑیں گے تب وہ ٹھیک کریں گے۔ اگر آپ ان کو ذمہ داری دے دیں تو کوئی بھی ٹیچر یا پرنسپل اپنی جیب سے نہیں کر سکتا یا ایک کرسی نہیں کہ وہ ٹھیک کر دے، ان کو، (مداخلت) میری، میری آپ بات سن لیں نا؟ اس پر Repair کیلئے جو سکولوں کو دیا جاتا تھا، دو ہزار روپے Classrooms consumable دیئے جاتے تھے اور پانچ ہزار روپے Petty repair کیلئے دیئے جاتے تھے سال کے، وہ ہم نے بڑھا کے ابھی میرے خیال میں کوئی چودہ ہزار روپے تک لے گئے ہیں، تو مطلب ان کو پیسے دینے چاہیئے صرف ذمہ داری دینے سے وہ نہیں کریں گے، آپ ذمہ داری ان کو دیں کہ آپ کی ذمہ داری ہو گی تو وہ کہاں سے ٹھیک کریں گے؟ ان کو کبھی پیسے نہیں دیئے گئے، پہلی دفعہ اس گورنمنٹ نے یہ، یہ ہمارا ان کیلئے جتنے بھی پی ٹی سی کے ہیں، وہ فنڈ بھی زیادہ کیا گیا ہے، Cosumable، کلاس رومز بھی زیادہ کئے گئے ہیں اور Petty repair کیلئے بھی پیسے زیادہ کئے گئے ہیں، تبھی یہ سلسلہ ٹھیک ہو گا ان شاء اللہ۔

محترمہ چیئرپرسن: ان شاء اللہ۔

ارباب اکبر حیات: میڈم سپیکر!

محترمہ چیئرپرسن: جی ارباب صاحب! اسی کے بارے میں ہے؟

ارباب اکبر حیات: جی۔

محترمہ چیئرپرسن: ارباب اکبر حیات صاحب۔

ارباب اکبر حیات: شکریہ میڈم۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو کمیٹی بنی ہوئی ہے ڈسٹرکٹ لیول پر تو کیا اس میں ڈیڈک یا ایم پی ایز وغیرہ، کوئی ممبر اس میں Involve ہے کہ نہیں کیونکہ جہاں تک میرے علم میں ہے۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: کونسی کمیٹی، پرچیز کمیٹی؟

ارباب اکبر حیات: پرچیز کمیٹی، اور جہاں تک میرے علم میں ہے یہاں پر ہر سکول، پرائمری سکول میں یہاں پر جو اے ڈی اوز ہیں، جن کو چیک دیئے جاتے ہیں رومز بنانے کیلئے کہ آپ ایک روم (مداخلت) جی؟ پی ٹی سی فنڈ۔۔۔۔۔

Madam Chairperson: Order in the House.

ارباب اکبر حیات: اور فنڈز دیئے جاتے ہیں، پرنسپل کو دیا جاتا ہے تو وہ ان کو پتہ بھی نہیں ہوتا کہ یہ کس طرح بنائیں گے اور نہ ہم سے پوچھتے ہیں۔ وہ اپنا ٹھیکیدار لے آتے ہیں، تین لاکھ کا کام ہوتا ہے تو وہ چھ لاکھ پر کرتے ہیں، وہ کام ادھورا رہ جاتا ہے، تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس نے اپنے ایم پی ایز یا ڈیڈک کو Involve کیا ہے کہ یہ کام اسی طریقے سے۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: ٹھیک ہے بالکل، منسٹر صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: یہ دو Different چیزیں ہیں۔ فرنیچر کی بات ہو رہی تھی، وہ Different چیز ہے، پی ٹی سی Different چیز ہے۔

Madam Chairperson: You have to bring a fresh Question.

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: میڈم! خیر ہے۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: آپ ایک فریش کوسچن لائیں، اچھا آپ جواب دینا چاہتے ہیں؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: میں جواب دے دیتا ہوں، خیر ہے۔ میں نے صرف پوائنٹ وہ کرنا تھا، اس طرح ہے کہ فرنیچر کیلئے جو کمیٹی بنائی گئی، ڈسٹرکٹ لیول پر ڈپٹی کمشنرز اس کو ہیڈ کرتے ہیں، اس میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہوتے ہیں، فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہوتے ہیں، ڈیٹیل اگر ان کو چاہیئے تو میں دے بھی دوں گا کہ اس میں اور کون لوگ ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: ایم پی ایز ہیں اس میں؟ وہ پوچھ رہے ہیں۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: ایم پی ایز میرے خیال میں نہیں ہوتے، پرچیز کمیٹی میں ایم پی ایز نہیں ہوتے ہیں اور باقی جو ہے۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: یا ڈیڈک کا کوئی تعلق ہے اس کے ساتھ؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ڈیڈک کا نہیں ہے، میرے خیال میں ڈیڈک کا کوئی بندہ نہیں ہے، میں تو Invite کرتا ہوں، میں نے تو ڈیپارٹمنٹ کو یہ کہا ہے کہ جی نیب والوں کو کوئی بولا کریں اور ابھی میں نے پرسوں انسٹرکشنز دی ہیں کہ احتساب والوں کو بھی بولا کریں کہ وہ بھی آ کے بیٹھ جائیں، بجائے اس کے کہ بعد میں وہ کہیں جی غلط ہو گیا، جب غلط ہو رہا ہو تو اسی وقت اس کو میرے خیال میں اگر پوائنٹ آؤٹ کیا جائے تو اچھی بات ہے، جتنے زیادہ لوگ ہوں گے تو اچھی بات ہو گی۔

محترمہ چیئرپرسن: ٹھیک ہے، صحیح ہے۔ آپ کی Intention جتنی Transparent ہو اتنا اچھا ہے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی، جہاں تک انہوں نے پی ٹی سی کی بات کی، پی ٹی سی میں جو ممبرز ہیں، وہ Obviously وہاں کی لوکل کمیونٹی اور Parents Teachers Committee ہوتی ہے، مسئلہ یہ تھا کہ جو کمرہ باقی ڈیپارٹمنٹس، سرکاری اداروں میں تیرہ لاکھ کا بنتا ہے، یہ چھ سات لاکھ میں بنا لیتے ہیں، اس وجہ سے ہم نے پیسے زیادہ ادھر Divert کئے ہیں تاکہ ادھر پیسے اچھے طریقے سے لگ سکیں لیکن ساتھ میں جو کہہ رہے ہیں کہ ہم نے ان کیلئے ایک طریقہ بھی بنایا ہوا ہے، اس کیلئے آڈٹ بھی ہوتا ہے، Third Party Validation اس کی ہے، اس کے تھرڈ پارٹی کرتی ہے اور دوسرا ان کی ٹریننگ کیلئے بھی ہم نے، Parents Teachers Committees کیلئے ٹریننگ کا بھی ہم نے سلسلہ شروع کیا ہوا ہے لیکن کوئی اتنا زیادہ میرے خیال میں کوئی مسئلہ ہوتا نہیں ہے، ایک کمرہ بنانے میں، مطلب کونسی اس کی کوئی وہ چاہیئے، ہم ان کو Standardize کر رہے ہیں اور ان کی ٹریننگ کر رہے ہیں پی ٹی سی کی مکمل، تاکہ اگر تھوڑا بہت فرق بھی ہے تو وہ بھی ٹھیک ہو جائے۔

محترمہ چیئرپرسن: منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم سپیکر! میں منسٹر صاحب کو یہ ایک Suggestion دوں گا، چونکہ یہ بھی آپ کی جو PTC ہے Parents Teachers Committee، اس میں ایم پی اے کو زیادہ معلومات ہوتی ہیں، جو سکولز وہاں پہ بنتے ہیں اور جس طرح وہ طریقہ کار کی حد تک ہے کیونکہ بعض ٹیچرز، بعض ٹیچرز اور Parents آپس میں مل کے وہ جس طریقے سے اس فنڈ کو ضائع کرتے ہیں تو میری ریکویسٹ ہو گی، بلکہ Proposal، میں Suggestion دوں گا کہ تھوڑا ڈیڈک والوں کو بھی اس میں Involve کریں تاکہ

Proper طریقے سے ان کی پھر یہ ہو کیونکہ وہاں کے لوکل جتنے ایم پی ایز ہوں تو ان کو زیادہ معلومات ہوتی ہیں۔ تھینک یو، میڈم۔

محترمہ چیئرپرسن: ٹھیک ہے جی، Thank you for your suggestion, thank you۔ There are other کوسچنز میں نے دیکھے ہیں، ڈیبیٹ نہ بنائیں، ابھی بہت زیادہ سپلیمنٹری ہیں، Questions waiting، رہ جائیں گے کیونکہ Exactly پانچ بجکر بارہ منٹ پر میں 'کوسچنز آور' کو ختم کر دوں گی تو اسلئے مہربانی کریں کہ، Let`s come to next Question، کوسچن نمبر 1965، محترمہ معراج ہمایون صاحبہ۔ کوسچن نمبر بولا کریں۔

محترمہ معراج ہمایون خان: کوسچن نمبر ہے 1965۔

Madam Chairperson: Answer be taken as read,

* 1965 _ محترمہ معراج ہمایون خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع صوابی میں داخلہ مہم کے دوران کتنے بچوں کو سکولوں میں داخل کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ضلع مین کتنے بچوں کو سکولوں میں داخل کیا گیا ہے، نیز انرولمنٹ کی مناسبت سے تدریسی عملے میں کتنا اضافہ کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) ضلع صوابی میں داخلہ مہم کے دوران کل 16095 بچے اور 7923 بچیوں کو داخل کیا گیا۔

(ب) ضلع صوابی میں داخلہ مہم کے دوران کل 24018 بچے اور بچیوں کو داخل کیا گیا لیکن ریشنلائزیشن پالیسی کے مطابق پرائمری سطح پر ایک نسبت چالیس جبکہ ہائی سطح پر 1.5 ٹیچر فی سیکشن تدریسی عملے کو ایڈجسٹ کیا گیا ہے۔ ڈسٹرکٹ کیڈر کی پوسٹیں این ٹی ایس کے ذریعے مشتہر کی گئی ہیں اور عنقریب اس پر تعیناتیاں عمل میں لائی جائیں گی۔

Madam Chairperson: Any supplementary?

محترمہ معراج ہمایون: اس میں بھی یہی ہے کہ کوالٹی سے Related ہے، کوالٹی آف ایجوکیشن کے ساتھ Related ہے اور اس میں Ratio میں نے پوچھا تھا کہ ایک کلاس روم میں سٹوڈنٹس اور ٹیچرز کا Ratio کتنا ہے تو ان کا Answer جو ہے کوئی ایسا کلیئر نہیں ہے کہ ریشنلائزیشن پالیسی تو آگئی ہے بیچ میں، تو کافی

عرصے سے چل رہی ہے ریشنلائزیشن پالیسی اور کہتے ہیں کہ 1.5 ہے ٹیچر فی سیکشن تدریسی عملے کو ایڈجسٹ کیا گیا ہے جس کی وجہ سے تدریسی عملے کی تعداد پر کوئی اثر نہیں ہے تو انہوں نے Enrolment drive شروع کیا ہے تو کوئسچن میرا ایسا ہے کہ اگر انرولمنٹ زیادہ بڑھ گئی ہے تو تدریسی عملہ بھی بڑھا دیا ہے تاکہ Ratio جو ہے ہم جو One against forty کرتے ہیں، ایک کلاس روم میں One is to forty ہونا چاہیئے تو وہ Maintain ہو رہا ہے کہ نہیں ہو رہا ہے، حالانکہ ابھی میرے خیال میں ہمارا Ratio ابھی بہت جگہ One is to seventy ہے یا One is to ninety بھی ہے، Even پشاور میں ایسا ہے، تو اس کے بارے میں میں نے پوچھا تھا تو ان کا جواب صحیح ہے تو Accept کر لیتے ہیں That is all-----

محترمہ چیئرپرسن: اگر کوئی اس کو آپ Latest statistics share کرنا چاہیں۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: اس طرح ہے کہ ہم نے جو Estimates لگائے ہیں، اگر ٹوٹل Ratio ہم ہی نے بہتر کرنا ہے، اس میں ہمیں ٹوٹل تقریباً کوئی تیس ہزار مزید ٹیچرز چاہئیں۔

محترمہ چیئرپرسن: اچھا۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جو Already ہم، پچھلے سال Vacancies خالی تھیں، وہ تقریباً کوئی بارہ ہزار کے قریب ہم نے Fill کر لی تھیں اور مزید ہمیں کوئی تیس ہزار ٹیچرز چاہیئے تھے تو ہم نے اس دفعہ فنانس سے ریکویسٹ کی، چیف منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کی تو ساڑھے دس ہزار ہم نے نئی Vacancies create کی ہیں، مطلب جو خالی تھیں وہ بھی Fill ہوں گی اور نئی Vacancies پورے صوبے میں میرے خیال میں اس بجٹ میں کوئی چودہ ہزار کے قریب نئی Vacancies ہیں اور اس میں سے ساڑھے دس ہزار صرف ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کی ہیں تو یہ Priority ظاہر کرتی ہے گورنمنٹ کی کہ ہم اس کو Priority دے رہے ہیں اور ان شاءاللہ تعالیٰ اس میں اخبار میں اشتہار آ بھی گیا ہے، کوئی گیارہ ہزار سیٹس کا تو اس سے Ratio مزید بہتر ہو جائے گا لیکن ٹوٹل Requirement ہماری تیس ہزار ہے تو تیس ہزار تو Obviously ایک سال میں نہیں کر سکتے ہیں، اگلے سال، اگلے سال ان شاءاللہ موقع آیا تو وہ بھی کریں گے۔

محترمہ چیئرپرسن: تھینک یو۔ جی، جناب چیف منسٹر صاحب۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! میں ہاؤس کیلئے تھوڑی معلومات دینا چاہتا ہوں کہ ایجوکیشن میں، جب ہم شروع میں آئے تو ہم نے پورے صوبے کا سروے کیا تو تقریباً بارہ تیرہ ہزار کمروں کی کمی اور آٹھ نو ہزار چار دیواری کی کمی، اس طرح آٹھ دس ہزار ٹائیلٹ کی کمی، بجلی کی کمی اور ہزاروں میں پینے کے پانی کی کمی، اور یہ مسئلہ کیوں بنا؟ 'بیسک' مسئلہ اسلئے بنا کہ میرے خیال میں جب سے یہ حکومتیں بنی ہیں، ہمارے صوبے میں دو کمروں کا پرائمری سکول بنتا تھا اور وہاں پر پانچ کلاسز ہوتی تھیں اور وہاں پر دو ٹیچرز بھرتی ہوتے تھے اور دو کلاس رومز، تو ضرورت پانچ ٹیچرز کی تھی اور پانچ کمروں کی تھی اور اسی طرح سب چیزیں Missing facilities کو ساتھ ساتھ پورا کرنا تھا لیکن سارا بوجھ، ہم نے حساب کیا تو تقریباً 32 ارب، عاطف خان! تقریباً 32 ارب روپے؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: 43 ارب۔

جناب وزیر اعلیٰ: 43 ارب روپے ان سب چیزوں کو Missing facilities کو، رومز کو اور اس کو پورا کرنے کی ضرورت تھی۔ پچھلے سال سے جب ہم نے اے ڈی پی بنائی تو ہم نے پانچ کمروں کے سکولز شروع کر دیئے اور اسی طرح پانچ ٹیچرز اس میں بھرتی ہوں گے، چھ کمروں کے سکولز ہو گئے، چھ کی ضرورت تھی۔ تو آپ سوچیں کہ پرائمری سکول میں چار کمروں کی کمی پتہ نہیں کتنے سالوں سے آتی رہی اور کسی نے سوچا نہیں، ہم As MPA ایک ایک، دو دو کمرے بناتے رہے لیکن اس سے وہ جو کمی تھی، وہ نہیں پوری ہو سکتی اور اسی طرح Backlog تقریباً 30 ہزار ٹیچرز کی کمی آ گئی اور یہی وجہ تھی کہ 30 ہزار اساتذہ کی کمی، تو چونکہ یہ جو غریبوں کے سکولز ہیں جس میں غریبوں کے بچے پڑھتے ہیں، وہاں یہ حالت تھی تو وہ کیسے وہ آگے بڑھتے۔ تو ہم نے پھر فیصلہ کیا کہ یہ 43 ارب روپے ہم نے ہر حالت میں اس سال اور اگلے سال اور اگلے سال، تین سالوں میں جو ٹوٹل Missing facilities ہیں، چاہے کمرے ہیں، چاہے وہ واش رومز ہیں، چاہے باؤنڈری والز ہیں، ان سب کیلئے پچھلے سال ہم نے کوئی دو ارب کہ تین ارب باؤنڈری والز کیلئے دے چکے ہیں اور اس پہ کام شروع ہو چکا ہے۔ دوسرا اہم نے یہ کام کیا، چونکہ سی اینڈ ڈبلیو ایک کمرہ بناتا ہے، وہ اگر بارہ لاکھ میں بناتا ہے تو Parents Teachers جو کمیٹی ہے، وہ آدھی قیمت میں بناتی ہے، تو زیادہ فنڈز ہم نے اس سال، ایک تو Parents Teachers Committee جو تھی، اس کو Strong کر دیا، جو

Parents ہیں، ان کا حصہ، Majority parents کی کر دی اور ٹیچر ز کی کم کر دی اور تیس لاکھ تک اجازت دے دی کہ 30 Lac تک ایک سکول کو ہم پیسے دے سکتے ہیں تو اس میں کمرے بنائیں اور Missing facilities بنائیں، صوبائی حکومت بھی اپنا کام کر رہی ہے لیکن ساتھ ساتھ ہم یہ کر رہے ہیں کہ یہ پیسے اب وہاں پر اربوں روپے ہم ٹرانسفر کر رہے ہیں کہ وہ یہ Missing facilities پوری کریں، اسی طرح جتنے ہیں، ان شاءاللہ میں یقین دلاتا ہوں کہ 100 فیصد تو میں نہیں کہہ سکتا لیکن 80 اور 90 پرسنٹ اگلے دو سال میں Missing facilities ہم مکمل ختم کر دیں گے۔ ساتھ ساتھ ہائر سیکنڈری سکولز اس صوبے کے 370 or 360 ہیں، اس میں بھی بہت چیزوں کی کمی ہے، کہیں لیبارٹیز کی کمی ہے، کہیں Examination Hall کی، Different facilities کی کمی تھی، وہ ہم نے Last year اس سال کتنے، تین ارب، چار ارب روپے ہم نے 100 ہائر سیکنڈری سکولز کو الاٹ کر دیئے ہیں، اس پہ وہ سکیم بن رہی ہے، جو جو کمی ہے، اس کا سٹینڈرڈ، جو بھی اس میں کمی ہے، ہائی سیکنڈری سکولز کو، 100 وہ کریں گے، 200 اور 170 کون کر رہا ہے؟ وہ ڈونرز، مطلب ڈی ایف آئی ڈی والی جو ڈونیشن آئے گی، اس کے تھرو، تو باقی جتنے اس صوبے میں 360 یا 370 ہائر سیکنڈری سکولز ہیں، وہ مکمل ان شاءاللہ تعالیٰ اس سٹینڈرڈ تک لے آئیں گے کہ اس میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ تو یہی ہمارا یہ Motto ہے کہ پرائمری سے لیکر ہائر سیکنڈری تک پورے، جو کمی ہے سکولوں میں ٹیچرز کی، وہ مکمل کی جائے۔ بیچ میں رہ گیا مڈل اور ہائی، مڈل سکول اور ہائی سکول اس سال ہم نے، لوکل گورنمنٹ کا جو بلدیات کا نظام آرہا ہے، اس کو ہم نے Compulsory کیا ہے کہ اپنے فنڈ میں سے 20 پرسنٹ سکولوں میں لگائیں گے، تو چونکہ پرائمری، ہائر سیکنڈری اور کالجز میں تو ہم کام کر رہے ہیں تو مڈل اور جو ہائی سکولز ہیں، وہ ڈسٹرکٹس کے جو نمائندے آئیں گے، وہ جو فنڈ لگائیں گے، وہ جو کمی ہے ہائی سکول اور مڈل میں، وہ پوری کریں گے۔ تو یہ ایک پورے پلان کے ساتھ ہم نے یہ بنایا ہوا ہے کہ کم سے کم اپنے دور میں جو ہم سب بیٹھے ہیں، اس میں اپوزیشن ہے، ہم سب اکٹھے ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ اس صوبے کی جو یہ کمی یا فریاد زمانے سے آرہی ہے کہ پوری ہو سکے تو ہماری حکومت اور اتحادی حکومت ہم سب اس پر متفق ہیں کہ سب سے زیادہ پیسہ خالی تعلیم پہ نہ لگایا جائے کہ ہم کہیں کہ ہم نے بڑی تعلیم دے دی، اس کا ایک سٹرکچر بھی پاس کروایا جائے۔ پھر ساتھ ساتھ ہم نے پرائمری سکولز میں انگلش میڈیم

سٹارٹ کر دیا اور اب یہ سیکنڈ ایئر ان کا چل رہا ہے کہ یہ بچے انگریزی میں تھوڑا، Basic انگریزی سمجھ سکیں تاکہ جو یہ کالج اور یونیورسٹی میں جائیں گے کہ وہ مقابلے میں آسکیں، تو یہ میں صرف آپ کی انفارمیشن کیلئے بتانا چاہتا تھا کہ جو ہم کر رہے ہیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ سکولز میں جو کمی ہو گی، ہم پوری کریں گے لیکن ہر ایم پی اے کی ذمہ داری ہے کہ آپ مہربانی کرکے اپنے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھیں، فنڈز ہم بہت سارے دے چکے ہیں، Parents Teachers کو دے چکے ہیں تو آپ وہاں میٹنگز کریں، ان سے ملیں، جہاں جہاں کوئی کمی ہو، آپ ہمارے منسٹر صاحب سے رابطہ کریں کہ وہاں پر وہ فنڈز نہیں پہنچیں یا کوئی مسئلہ ہے تو ہم سب کی، میں اپنے حلقے کو دیکھوں گا، آپ اپنے اپنے حلقوں کو دیکھیں، ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ سال دو سال میں یہ مسئلہ اس صوبے کا اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا اور اس کا حل نکال بھی چکے ہیں، فنڈز ان شاء اللہ تعالیٰ ہم Avail کریں گے۔ تھینک یو۔

Madam Chairperson: Thank you, janab Chief Minister. Question No. 2060, Maulana Mufti Fazal Ghafoor Sahib, or anybody on his behalf. Not present. Question No. 2075. Maulana Mufti Fazal Ghafoor Sahib, or anybody on his behalf. Non. Question No. 2326, Janab Abdul Karim Sahib. Abdul Karim Sahib.

جناب عبدالکریم: جی جی، شکریہ میڈم سپیکر، کوسچن نمبر 2326۔

Madam Chairperson: Question No. 2326, answer be taken as read

* 2326 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2014 میں ضلع صوابی میں ایس ای ٹی، سی ٹی، ٹی ٹی اور اے ٹی زنانہ اساتذہ کی بھرتی ہوئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو Apply کرنے والی، شارٹ لسٹ ہونے والی اور فائنل بھرتی ہونے والی اساتذہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 2014 میں ضلع صوابی میں بھرتی ہونے والی اساتذہ (زنانہ) کی تفصیل اور میرٹ لسٹ ایوان کو فراہم کی گئی۔

Madam Chairperson: Any supplementary?

جناب عبدالکریم: میڈم! اس کوئسچن کا Basic مقصد میرا اس وقت یہ تھا، اس میں Irregularities ٹی ٹی ٹیچرز میں ہوئی تھیں ڈسٹرکٹ صوابی میں، تو میں نے اس کا نوٹس لیا لیکن مجھے اس کا کوئی Clue نہیں مل رہا، تو اس کوئسچن کو تقریباً آٹھ مہینے لگے یہاں تک پہنچنے تک، اس دوران ان کا راضی نامہ بھی ہو گیا، وہ ایڈجسٹ بھی ہو گئے۔ اس کا مقصد میرا کچھ اور تھا لیکن والدین کا اصرار ہے کہ آپ اس کو Stress نہ کریں اسلئے میں Stress نہیں کرتا۔

محترمہ چیئرپرسن: مطمئن ہیں آپ؟ ٹھیک ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم سپیکر! دا لوکل چې کوم کسان وو، هغوی راضی نامه اوکړله، دوئ ځکه مطمئن شو حالانکه دے د گورنمنټ نه مطمئن نه دے۔

محترمہ چیئرپرسن: Already they have been، Infractuous ہو گیا ہے اسلئے وہ کہتے ہیں، adjusted تو مقصد پورا ہو گیا۔ کوئسچن نمبر 2367، جناب عبدالکریم صاحب۔

جناب عبدالکریم: تھینک یو میڈم، کوئسچن نمبر 2367۔

محترمہ چیئرپرسن: جی۔

* 2367 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 14-2013 اور 15-2014 میں نئے پرائمری، مڈل، ہائر سیکنڈری سکولز مختلف حلقوں کو دیئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جن حلقوں کو مذکورہ سکولز دیئے گئے ہیں، ان کی حلقہ وائز ہر سال کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) سال 14-2013 اور 15-2014 کی اے ڈی پی میں 100 پرائمری سکولز کا قیام 50 پرائمری سے مڈل، 50 مڈل سے ہائی اور 25 ہائی سے ہائر سیکنڈری سکول کو درجہ بڑھانے کیلئے دیئے گئے تھے اور اے ڈی پی 15-2014 میں 160 پرائمری سکول کا قیام، 100 پرائمری سے مڈل، 100 مڈل سے ہائی اور 100 ہائی سے ہائر سیکنڈری کو درجہ بڑھانے کیلئے دیئے گئے تھے۔ 14-2013 اور 15-2014 کی حلقہ وائز تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب عبدالکریم: اس میں جی۔۔۔۔۔

Madam Chairperson: Any supplementary?

جناب عبدالکریم: جی جی، ڈیٹیل سے میں مطمئن ہوں، صرف ایک ریکویسٹ کرنی ہے کہ جو سکولز بہت Early تعمیر ہوئے 1970 میں تو ان کی 'ری کنسٹرکشن' اور کچھ ایسے سکولز ہیں جو زمین میں تقریباً ایک ایک، ڈیڑھ ڈیڑھ گز زمین کے اندر زمین بوس ہو چکے ہیں لیکن وہ اتنے پرانے سکولز نہیں ہیں، اس میں بچے جب نیچے اترتے ہیں تو چلانگ مار کے نیچے جاتے ہیں تو منسٹر صاحب سے یہ ریکویسٹ ہے کہ ایسے سکولوں کو Special recommendation جو ایم پی ایز کرتے ہیں تو اس کو Consider کیا جائے اور ان کو 'ری کنسٹرکشن' میں شامل کیا جائے۔

محترمہ چیئرپرسن: زمین بوس ہو گئے، کیا مطلب؟

جناب عبدالکریم: تقریباً ختم، یہ کہ جو گراؤنڈ لیول ہے، اس سے تقریباً ڈیڑھ ڈیڑھ گز نیچے ہو گئے ہیں جی، سٹرکچر بیٹھ گیا یا جو Construction fault ہے، وہی دور کیا جائے۔

محترمہ چیئرپرسن: Soil compaction کا کوئی پرابلم ہے جناب منسٹر صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میڈم سپیکر! ایک منٹ۔

محترمہ چیئرپرسن: اسی سے Relevant ہے جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جی اسی سے Relevant ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: جی منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو میڈم۔ میڈم! یہ اچھی بات ہے کہ آج چیف منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہیں، اگر وہ تھوڑی توجہ اس طرف دیں، میں، آپ کی بھی اور سارے ایم پی ایز جتنے بھی بیٹھے ہیں، انہوں نے، اخباروں میں 2015-2016 کے سکولوں کے ٹینڈرز آ چکے ہیں، میں ذرا منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ صرف جو ٹریژری بنچوں والے ہیں، ان کے 2015-16 کے ٹینڈرز آ چکے ہیں یا اپوزیشن والوں کے بھی کوئی ڈائریکٹیوز ایشو کر رہے ہیں تا کہ ان کے بھی سکولز ہیں، ان کو بھی ملیں گے، وہ بھی اخباروں میں ان کے ٹینڈرز آ جائیں، ابھی تک ہمیں اپوزیشن والوں کا میڈم! ابھی تک کوئی ڈائریکٹیو نہیں ملا ہے اور گورنمنٹ والوں کی طرف سے ابھی ٹینڈرز بھی آ گئے ہیں اخباروں میں۔ تھینک یو، میڈم۔

محترمہ چیئرپرسن: منسٹر صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ممبر صاحب نے جو اس کا ذکر کیا ہے 'ری کنسٹرکشن' کا سکولوں کا، کچھ سکولوں کی واقعی جو حالت ہے، اس وقت Poor quality constructions ہوئی ہیں، ہم نے 'ری کنسٹرکشن' کا ایک پروگرام بنایا ہے اور اس میں ہم ہر سال جو پرانے سکولز ہیں، ان کی 'ری کنسٹرکشن' کرتے ہیں اور اس کا Criteria یہ ہے کہ انجینئرنگ پوائنٹ آف ویو سے چالیس سال تقریباً ایک بلڈنگ کی Estimated life ہوتی ہے تو وہ ہم نے ایک Date تک، 1974 سے ہم اس کا حساب کر رہے ہیں تو اس سے پرانے جو سکولز ہیں، ان کی 'ری کنسٹرکشن' ہم نے شروع کر دی ہے لیکن Obviously ہم یہ کہتے ہیں کہ جی ہمارے پاس For example اگر 100 سکولز ہیں بجٹ میں تو ہم 100 ہی بنا سکیں گے، ہو سکتا ہے کہ ضرورت 150 کی ہو لیکن ہم تو 100 ہی بنا سکیں گے، تو ایک تو یہ ہے اور دوسرا اس کے ساتھ اگر کوئی اتنی کوئی زیادہ Urgency ہے کہ سکول 1980 میں بنا ہے یا 1990 میں بنا ہے لیکن وہ اتنی گندی کوالٹی کا ہے کہ وہ گرنے کے قابل ہے تو اس کو ہم، میں ایم پی اے صاحبان سے کہوں گا کہ وہ ہمیں نشاندہی کروادیں، ان کو ہم، انجینئرنگ چونکہ سی اینڈ ڈبلیو منسٹری کے پاس ہے، ان سے ہم اس کی Assessment کروادیں گے، اگر بہت زیادہ Dangerous ہے تو اس کو پھر Priority basis پہ کر لیں گے، یہ ہم کر سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ممبر صاحب نے بات کی، اس میں جو جو سکولز ڈیپارٹمنٹ کے پاس آتے ہیں، وہ تو ٹھیکے اس حساب سے سی اینڈ ڈبلیو دے رہا ہے، اس میں کوئی گورنمنٹ کا یا اپوزیشن کا کوئی تعلق نہیں ہے، وہ تو سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ اس کی دیتا رہتا ہے جو ان کے پاس ہے جی۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: ہمارے سکولوں کے ڈائریکٹیوز ہمارے ڈسٹرکٹس کو نہیں آئے ہیں کہ ہم اس کیلئے کوئی ٹینڈر کریں ناوہ۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: اچھا یہ، یہ منسٹر صاحب، سی اینڈ ڈبلیو کے منسٹر صاحب ہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ جی 2014-15 کے ابھی تک کوئی ہمارے پاس ڈائریکٹیوز نہیں آئے ہیں، 2015-16 کے 'سوری' نہیں آئے ہیں ابھی تک۔

محترمہ چیئرپرسن: وہ 2014-15 کے ہوں گے۔ اچھا آپ منسٹر صاحب کو پھر اس کی کاپی دے دیں تاکہ وہ ان کو، آپ ان کو مطمئن کر دیجئے گا۔ جناب! منسٹر وہ آپ کو دے دیں گے کاپی۔ عبدالکریم صاحب! آپ سپلیمنٹری کرنا چاہ رہے ہیں۔

جناب عبدالکریم: شکریہ میڈم۔ میں جی بالکل مطمئن ہوں منسٹر صاحب کی بات سے لیکن ایک ریکویسٹ کرنی ہے کہ یہ جو پی ٹی سیز میں جو کمرے بنتے ہیں تو ان کو Kindly جن سکولوں میں جگہ ہو تو جو Earthquake کا جو، جو بات ہوتی ہے نا کہ اس میں پھر سکولز گر جاتے ہیں تو سی اینڈ ڈبلیو کے پاس اس کی Specification ہے تو Kindly ان کی Specification لے کے اگر وہ کمرے بنیں تو بجٹ کا عنصر ایک جگہ لیکن Earthquake میں وہ مسئلہ پھر دوبارہ نہیں پڑے گا۔ تھینک یو جی۔

محترمہ چیئرپرسن: جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: اسی چیز کو جو ممبر صاحب نے پوائنٹ آؤٹ کیا ہے، اسی وجہ سے ہم نے پی ٹی سیز کو کمرے بنانے سے فی الحال روکا ہوا ہے، ہم ان کو ایک سٹینڈرڈ دے رہے ہیں کہ جی آپ کمرہ بے شک یہ نہیں ہے کہ وہ چھ لاکھ میں کمرہ بنائے یا کوئی ایسا کمرہ بنا دے، کوئی جھونپڑی بنا دے، کوئی اس طرح کا بنا دے، ان کو سٹینڈرڈ ہم دے رہے ہیں کہ اس سٹینڈرڈ کا ہو گا، اس پہ Cost چاہے لاکھ، پچاس ہزار یا اوپر آتا ہے، نیچے آتا ہے لیکن سٹینڈرڈ وہی وہ Follow کریں گے۔ اگر کل کو خدانخواستہ اگر وہ سٹینڈرڈ Follow نہیں ہوتا تو ان سے پوچھا جائے گا۔ تو ان کو ہم Standardized اس پہ لا رہے ہیں کہ بے شک پی ٹی سی بھی بنائے لیکن جو انجینئرنگ پوائنٹ آف ویو سے اس کا سٹینڈرڈ ہے، اس کو Follow کیا جائے گا۔

محترمہ چیئرپرسن: ٹھیک ہے۔ Question No. 2424, Mohtarama Uzma Khan, or anybody on her behalf -----

محترمہ معراج ہمایون خان: میڈم سپیکر!

محترمہ چیئرپرسن: جی میم! آپ لینا چاہ رہی ہیں؟

محترمہ معراج ہمایون خان: جی۔

محترمہ چیئرپرسن: میڈم معراج ہمایون، میڈم معراج ہمایون خان۔

* 2424 _ محترمہ عظمیٰ خان(سوال محترمہ معراج ہمایون خان نے پیش کیا): کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مارچ 2014 میں ویمن یونیورسٹی پشاور میں وائس چانسلر کی آسامی کیلئے انٹرویو منعقد کیا گیا تھا؛

(ب) اگر(الف)کاجواب اثبات میں ہو تو کس طریقہ کار کے تحت کتنے امیدواروں کو شارٹ لسٹ کیا گیا۔ اخبار میں دیئے گئے اشتہار کی کاپی، متعلقہ قواعد کی کاپی، میرٹ لسٹ کی کاپی، تمام شارٹ لسٹڈ امیدواروں کی کاپی اور انٹرویو میں دیئے گئے نمبروں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی(وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) کل 20 امیدواروں نے درخواستیں جمع کیں جن میں وزیر برائے اعلیٰ تعلیم (کنوینر سرچ کمیٹی) نے گورنر/چانسلر سے منظور شدہ Evaluation Proforma کے تحت 15 شارٹ لسٹڈ امیدواروں کو انٹرویو کیلئے مدعو کیا۔ اخباری اشتہار ضمیمہ (الف)، متعلقہ قواعد ضمیمہ (ب)، کل امیدوار ضمیمہ (ج) اور شارٹ لسٹ امیدواروں کی تفصیلات کی فوٹو کاپیاں بذریعہ ضمیمہ (د) ایوان کو فراہم کی گئیں۔ یونیورسٹیز ایکٹ کے سیکشن (1) 12 کے تحت انٹرویو کی بنیاد پر سرچ کمیٹی تین موزوں امیدواروں کی سفارش کرتی ہے۔

محترمہ معراج ہمایون خان: Thank you very much Madam Speaker Sahiba۔ یہ یونیورسٹی میں اپوائنٹمنٹس کے بارے میں کوسچن کیا ہے عظمیٰ نے، اور میں وہ Annexures سارے دیکھ چکی ہوں تو اس میں ذرا وہ ایک کالم جو ہے، وہ عجیب سا ہے تو اسلئے میں نے وہ کیا ہے کہ میں پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہتی ہوں۔

محترمہ چیئرپرسن: جی، آپ ڈائریکٹ سپلیمنٹری کریں۔

محترمہ معراج ہمایون خان: یہ ضمیمہ نمبر، ضمیمہ (د) یہ ہے، یہ اگر آپ نکال لیں Annexure (د) اور اس میں Managerial column آپ دیکھ لیں، Managerial column, managerial

experience کیلئے points 50 رکھے گئے ہیں۔ تو پہلے نمبر پر جو سعیدہ فرحانہ ہے تو اس کو 32 دیئے گئے ہیں، ان کی اپوائنٹمنٹ 1951 میں ہوئی ہے۔۔۔۔۔

Madam Chairperson: Order in the House.

محترمہ معراج ہمایون خان: اور 32 پوائنٹس اس کو ملے ہیں۔ پھر دوسرے نمبر پر پروفیسر ڈاکٹر غزالہ یاسمین ہے، ان کی اپوائنٹمنٹ 1966 میں ہے، اس کو 22 پوائنٹس ملے ہیں۔ تیسرے نمبر پر پھر ڈاکٹر سلمیٰ شاہین ہے، ان کی اپوائنٹمنٹ 1954 ہے اور اس کو 20 پوائنٹس، سینیئر ہے اور اس کے 20 پوائنٹس ہیں۔ پھر ڈاکٹر یاسمین نواز بھی 1954 میں ہے، 1954 میں اپوائنٹمنٹ ہوئی ہے اور اس کو صرف 16 پوائنٹس، پھر Next بھی اسی طرح ہے 16 پوائنٹس۔ پھر آگے جو ہے مس شاہین اختر پروفیسر بھی نہیں ہے، ڈاکٹر بھی نہیں ہے اور نہ کوئی اس کی کوالیفیکیشن ہے، سارے Blank, blank, blank ہیں اور اس کو 40 مارکس، پھر Managerial اس میں دیئے گئے ہیں۔۔۔۔۔

Madam Chairperson: She must have been working on the managerial post. This number comes. میرا خیال ہے Let`s hear from the Minister Higher Education.

Ms. Meraj Humayun Khan: Even her appointment (date) is 1957.

محترمہ چیئرپرسن: نہیں مطلب ہے Basically تو اس کی۔۔۔۔۔

محترمہ معراج ہمایون خان: سوری جی، سوری، آپ کو میں نے کہا تھا کہ 1956 والی کو 22 پوائنٹس مل رہے ہیں اور، اچھا ایک جو 1954 ہے، اس کو 20 پوائنٹس مل رہے ہیں اور 1957 والی کو پھر ایک دم سے 40 کر دلیا ہے، اس کو 1951 والی سے بھی زیادہ پوائنٹس ملے ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن: جی، چلے منسٹر صاحب، منسٹر ہائر ایجوکیشن۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو میڈم سپیکر۔ یہ Evaluation proforma ہے Which is approved by the Chancellor اور اس میں پی ایچ ڈی کے 10 Marks ہیں، Distinction of Master level: 5 Marks، Postgraduate level teaching: 10 Marks اور Publication of research paper in journal of international impact (at least 10) (i) 10 publications as threshhold

and 3 publications international impact: 1 mark۔ تو پانچ نمبرز اس کے ہیں اور اس میں Experience 10 years minimum experience for both academicians and administrator تو 10 year اس کا Experience ہونا چاہیئے اور PhD ،Distribution of marks for teaching experience of academician two years: 1 Mark, PhD one year: 1 Mark۔ تو اس طرح یہ 50 نمبر اس کے بن جاتے ہیں، Total 80 Marks ہیں اور اسی فارمولے کے تحت جو ہمیں CVs receive ہوتی ہیں، ہمارا ڈیپارٹمنٹ ہائر ایجوکیشن اس کی Evaluation کرتا ہے، اس کے مطابق یہ نمبرز دیئے گئے ہیں اور اس میں سے پھر ہم دیکھتے ہیں کہ کتنے لوگ ہیں جن کو ہم سرچ کمیٹی کے سامنے پیش کریں اور سرچ کمیٹی پھر آگے سے ان میں تین لوگوں کو Choose کر کے وہ چیف منسٹر صاحب کو بھیج دیتی ہے اور اسی روٹ سے وہ گورنر صاحب تک یعنی چانسلر تک جاتے ہیں تو This is the procedure اور۔۔۔۔۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: صرف Managerial position پہ جو Different آیا ہوا ہے، اس کے متعلق بتائیں۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: جی۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: جو Managerial posts ہیں کہ کچھ لوگوں کو کم اور کچھ لوگوں کو زیادہ ہیں، اس کی بنیاد کیا ہے کہ انہوں نے Managerial post پہ کام کیا ہے، اس کی بنیاد پہ؟

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>: دیکھیں Different position پہ لوگ کام کرتے ہیں، اس کے مطابق اس کی Numbering کی جاتی ہے اور چیئرمین آف ڈیپارٹمنٹ جو ہے، اس کے علیحدہ مارکس دیئے جاتے ہیں۔ اگر کوئی کسی ڈیپارٹمنٹ کا چیئرمین بھی رہ چکا ہو لیکن اس فارمولے کے تحت This is challengeable، اس میں کوئی Mistake نہیں ہوتی، اس کو بار بار چیک کیا جاتا ہے اور یہ بالکل اسی فارمولے کی Light میں یہ شارٹ لسٹنگ کی جاتی ہے۔

<u>محترمہ چیئرپرسن</u>: ٹھیک ہے۔ جی میڈم! آپ مطمئن ہیں؟ میڈم معراج ہمایون۔

محترمہ معراج ہمایون خان: No, Madam!، اس میں غلطی ہوئی ہے کیونکہ Managerial experience count کر رہے ہیں اور وہ اس Date سے جہاں سے اپوائنٹمنٹ ہوئی ہے۔ اگر ایک بندے کے پاس وہ ہے بھی، پروفیسر نہیں ہے تو وہ کیسے 40 مارکس لے سکتا ہے، اس کو Managerial post پر اپوائنٹ کیسے کیا گیا ہے کہ وہ Managerial post پر آ کے اور آخر میں دیکھیں 1963 والی، 1963 والی کو صرف دو پوائنٹس ملے ہیں تو یہ سارا پروفارما جو ہے جس نے بھی Fill کیا ہے، ایسے ہی خانہ پوری کی ہے اور اس میں ضرور کچھ وہ Hanky-panky یا کچھ ہوا ہے اور اس کو پھر سے میرے خیال میں یہ سارا یا تو کمیٹی میں بھیج دیں کہ اس پوائنٹ کو وہ لے لے اور کرے کہ اپوائنٹمنٹس کیسے ہوتی ہیں یونیورسٹیز میں اور خاصکر وائس چانسلر اور اس پوزیشن پر، تو I am be very grateful اگر یہ پروفارما جو ہے پھر سے اس پر کام کیا جائے۔

محترمہ چیئرپرسن: منسٹر ہائر ایجوکیشن۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میڈم سپیکر، میں یہ تجویز دوں گا کہ آنریبل ممبر صاحبہ ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں کل پرسوں، جس وقت بھی اور جو Concerned ہمارے لوگ ہیں جنہوں نے یہ کیا ہے، ان کے ساتھ ہم ان کی میٹنگ کروا دیتے ہیں اور اگر یہ Satisfied نہ ہوں تو بے شک کمیٹی میں دے دیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا لیکن مجھے امید ہے کہ جب یہ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھیں گی تو یہ Satisfied ہونگی۔

محترمہ چیئرپرسن: اوکے، آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور ویسے یہ کوسچن میں ڈیفر کر دیتی ہوں اس وقت تک اگر یہ آپ کا اطمینان ہو جاتا ہے تو ٹھیک ہے Otherwise we will take it up in future again, thank you۔ کوسچن نمبر 2430، جناب ارباب اکبر حیات صاحب۔

ارباب اکبر حیات: شکریہ میڈم سپیکر!

محترمہ چیئرپرسن: کوسچن نمبر بولیں۔

Arbab Akbar Hayat: 2430, Question No. 2430.

Madam Chairperson: Question No. 2430, answer be taken as read, any supplementary?

ارباب اکبر حیات: میڈم سپیکر! چونکہ یہ سوال بھی بہت پرانا ہو چکا ہے، تقریباً چھ سات مہینے پرانا سوال ہے، جس مقصد کیلئے میں نے یہ سوال اٹھایا تھا، وہ مقصد میرا پورا تو ہو چکا ہے لیکن وہ Proper طریقے سے

نہیں جس طرح ہونا چاہیئے تھا، وہ کسی کلرک کے تھرو مجھے وہ انفارمیشن مل گئی لیکن اس کے ساتھ سپلیمنٹری میں صرف اتنا کہوں گا منسٹر صاحب سے کہ جب سے یہ قانون بنا ہے، اس وقت سے لے کر آج تک وہ یہ بتانا پسند کریں گے کہ کتنے لوگوں کو انہوں نے جرمانہ کیا ہے، کسی کو سزا، ہائر فائن کیا یا کسی نے انفارمیشن دینی ہو وہ نہ دی ہو یا جس نے لی ہو، اس نے ٹھیک طریقے سے نہیں دی ہو تو منسٹر یہ ڈیٹیل بتائیں۔

محترمہ چیئرپرسن: آنریبل منسٹر انفارمیشن۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر اطلاعات): میڈم! میں ریکویسٹ کروں گا کہ اس کوئسچن کو ڈیفر کر دیں، اس کا Answer میرے پاس نہیں ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: اچھا۔

وزیر اطلاعات: میں اس کو پھر Next پہ آپ کو دے دیتا ہوں۔

محترمہ چیئرپرسن: Already بہت لیٹ ہو چکا ہے جناب، یہ تو خیر Simple سا کوئسچن ہے But okay.

وزیر اطلاعات: اس کو میں چیک کروں گا کہ اس کا Answer کیوں نہیں ہے اور یہاں ان کا کوئی بندہ یہاں موجود کیوں نہیں ہے؟

Madam Chairperson: Question may be deferred till next rota day. Question No. 2437, Akbar Hayat Sahib.

ارباب اکبر حیات: میڈم! یہ بھی اسی طرح۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: کوئسچن نمبر بولا کریں فوراً۔

ارباب اکبر حیات: کوئسچن نمبر 2437۔

محترمہ چیئرپرسن: جی۔

* 2437 _ ارباب اکبر حیات: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) موجودہ صوبائی حکومت نے اب تک کتنے نئے سکولز تعمیر کئے ہیں اور کتنے سکولوں کو اپ گریڈ کیا ہے، پورے صوبے کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) موجودہ صوبائی حکومت نے پورے صوبے میں اب تک 14-2013 کی اے ڈی پی میں 100 پرائمری سکولوں کی تعمیر، 100 پرائمری سکولوں کو مڈل،

90 مڈل سکولوں کو ہائی، 25 ہائی سکولوں کو ہائر سیکنڈری سکولوں کا درجہ دیا گیا جبکہ 29 کرائے کے سکولوں کیلئے عمارات کی تعمیر کی منظوری دی ہے۔ اسی طرح 15-2014 کی اے ڈی پی میں 160 پرائمری سکولوں کی تعمیر، 100 پرائمری سکولوں کو مڈل، 100 مڈل سکولوں کو ہائی، 100 ہائی سکولوں کو ہائر سیکنڈری کا درجہ دیا گیا جبکہ 100 مسجد سکولوں کو باقاعدہ سکولوں، 50 کرایہ پرائمری سکولوں اور 150 پرائمری، مڈل وہائی سکولوں کیلئے عمارات کی تعمیر کی منظوری دے دی ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

Madam Chairperson: Any supplementary?

ارباب اکبر حیات: میڈم سپیکر! یہ بھی بہت پرانا ہو چکا ہے، یہ بھی تقریباً سات آٹھ مہینے پرانا سوال ہے لیکن پھر بھی انہوں نے جو یہ لکھا ہے کہ اے ڈی پی 14-2013 کی بات کی ہے تو 14-13 سے مراد یہ ہے کہ اس سے پہلے جو گورنمنٹ تھی، ان کی جو سکیمیں ہیں، ان کی وہ بات کر رہے ہیں کہ انہوں نے کمپلیٹ کر دیں۔ میڈم سپیکر! اس میں یہ ہے کہ 15-2014 کی اے ڈی پی کا انہوں نے جو کہا ہے کہ 160 سکولوں کی تعمیر، تو ایک تو یہ ہے کہ میڈم! ان کو چاہیئے تھا کہ یہ حلقہ وائزا گر بتا دیتے تو ہمیں پتہ چل جاتا کہ کس کس حلقے میں کتنے سکولوں کی تعمیر ہوئی کیونکہ انہوں نے صرف لکھا ہے کہ اپ گریڈیشن پشاور 10 سکول، اس طرح باقی جو کرک تین سکول، چار سکول اس طرح پتہ نہیں چلتا کہ حلقہ وائزا گر ہوتے تو ہمیں پتہ چل جاتا کہ ہر حلقے میں کتنے کام ہوئے ہیں۔ دوسرا یہ میڈم سپیکر! کہ جو ہوئے ہیں اور جو کمپلیٹ ہو چکے ہیں تو وہ ابھی تک سی اینڈ ڈبلیو اور ایجوکیشن کے درمیان پڑے ہوئے ہیں، جب وہ Handover نہیں ہوئے ایجوکیشن کو کہ اس میں بچے بیٹھ جائیں اور اس سے مستفید ہو جائیں اور وہ سکولز جو 14-13 کی میں بات کر رہا ہوں، وہ 13 میں کمپلیٹ ہوئے ہیں لیکن ابھی تک وہ ایجوکیشن کو Handover نہیں ہوئے، وہاں پہ لوگ شادی کے، جو شادی ہال بنے ہوئے ہیں، وہاں پہ لوگ یہ صرف فنکشن کر رہے ہیں اور بچے ایک ٹیوب ویل کی بلڈنگ کے نیچے وہ جو بنا ہوا ہے، اس کے نیچے وہ اپنا وہ کر رہے ہیں۔ تو میڈم سپیکر! میرا یہ ہے کہ جب سکول بن جاتا ہے، تعمیر ہو جائے تو پھر تو کوئی جواز ہی نہیں بنتا کہ ایجوکیشن یہ کہے کہ اب ہمیں سی اینڈ ڈبلیو والوں نے تو وہ نہیں دیا ہے، ہمیں Handover نہیں کیا ہے تو ہم نہیں کر سکتے۔ تو میں کہتا ہوں کہ ایک یہ اور دوسری بات یہ ہے کہ جو Land owners ہوتے ہیں، وہ کہہ رہے ہیں جی، ہم تب سکول میں ان بچیوں کو اندر آنے دیں گے کہ ہماری اس میں اپوائنٹمنٹ ہو جائے، تو اپوائنٹمنٹ کیلئے یہ کہتے ہیں کہ ہم فنانس کو لکھیں گے، اس میں

بھی سال ڈیڑھ سال گزر جاتا ہے تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ ایجوکیشن بہت اہم ادارہ ہے جو ہمارے بچوں کے مستقبل سے وابسطہ ہے، اس کو چاہیئے کہ Immediately اس پہ ایکشن لیا کرے اور یہ مسئلے حل کر دے۔

محترمہ چیئرپرسن: تھینک یو، ارباب صاحب لیکن آپ اپنے سوال کو دیکھیں، آپ نے نئے سکولز کی تعمیر کے حوالے سے پوچھا ہے اور آپ نے کہا، کتنے سکولوں کو اپ گریڈ کر رہے ہیں At the Provincial level، آپ نے اس Break up کی بات نہیں کی حلقہ وائز تو اگر آپ کرتے تو وہ ضرور یقیناً دیتے But I'll still ask for your answer from the honourable Minister.

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: جی، یہ تو آپ نے بالکل صحیح فرمایا سپیکر صاحبہ! کہ یہ تو اس میں Related نہیں تھا لیکن انہوں نے جو ایک اور پھر پوائنٹ آؤٹ کیا کہ جی سکولز بن جاتے ہیں لیکن وہ آپریشنل نہیں ہوتے، اس میں ایک تھوڑا سا ایشو، دو تین دفعہ میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ یہ کنسٹرکشن تو اس کی کمپلیٹ ہو جاتی ہے لیکن بہر حال کچھ اس میں پرابلمز ہوتے ہیں، کبھی واپڈا کی طرف سے، کبھی کوئی اور اس کی طرف سے تو فنانس اس وقت تک ان پوسٹوں کو Sanction نہیں کر سکتا اور جب تک پوسٹ Sanction نہیں ہو گی، اس وقت ٹیچر نہیں ہو گا تو سکول کیسے آپریشنل ہو گا؟ تو یہ ایک پرابلم ہے لیکن کافی حد تک میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ اس سال ہم نے میرے خیال میں کوئی 500 کے قریب آپریشنل کر دیئے ہیں اور ابھی کافی حد تک فنانس نے بھی اس پہ کام تیز کر دیا ہے تو اس کا آپریشنل (کرنا) تیز ہو رہا ہے لیکن اگر کہیں پہ جو آپ بتا رہے ہیں کہ واقعی اگر کوئی اس کو غلط اسے Use کر رہا ہے As a شادی ہال یا جو بھی ہو، میں سارے ایم پی ایز صاحبان سے ریکویسٹ کروں گا کہ جہاں بھی آپ کو اس طرح کیونکہ یہ ہم سب کے ہیں، یہ صرف مطلب میرے سکولز نہیں ہیں یا یہ حکومت کے سکولز نہیں ہیں، یہ کوئی ایک پارٹی کے سکولز نہیں ہیں، ساروں کے ہیں، تو میں اس پر خوش ہوں گا، یہ آپ کی ایک Contribution ہو گی، اگر جہاں پہ کوئی غلط چیز ہو رہی ہے اور آپ پوائنٹ آؤٹ کریں اور اس کو ٹھیک کیا جائے تو میرے خیال میں میں اس کیلئے آپ کا شکریہ ادا کروں گا۔

محترمہ چیئرپرسن: Okay good۔ جی جناب چیف منسٹر صاحب۔ جناب چیف منسٹر صاحب مائیک آن کریں۔

__جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ)__: جناب سپیکر صاحبہ ! ان کا جو مسئلہ ہے، میں خود، ہم سب پریشان ہیں، اس وجہ سے تو میں سپورٹ کرتا ہوں ارباب صاحب کو، اور منسٹر ایجوکیشن اور منسٹر سی اینڈ ڈبلیو، ایڈوائزر صاحب یہ دونوں آپس میں بیٹھیں کیونکہ مسئلہ وہاں بن جاتا ہے کہ وہ Takeover نہیں کرتے ہیں، سی اینڈ ڈبلیو کمپلیٹ کرتا ہے پھر ایجوکیشن اس کو لیتا نہیں ہے، اس میں سارا گڑ بڑ ہے، اس کو اگر شارٹ کریں کہ طریقہ کار کوئی شارٹ ہو کہ اگر وہ 70%، 80% یا 85% تیار ہو جائے، پہلے بھی ہم نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ یہ ایجوکیشن کو Takeover کرنا چاہیئے یا اس کی تیاری کرنی چاہیئے، تو اس کا بہت بڑا مسئلہ ہے، سالوں لگ جاتے ہیں اور پھر جب آپ تیار کریں گے، پھر اس طرح فنانس کے ساتھ بھی بیٹھ جائیں اور Time limit کرلیں کیونکہ یہ سب کیلئے، سارے صوبے کیلئے بہت بڑا مسئلہ ہے۔

__محترمہ چیئرپرسن__: تھینک یو، جناب وزیر اعلیٰ صاحب۔ کوسچن نمبر 2431، محترمہ معراج ہمایون خان صاحبہ۔

* 2431 _ <u>Ms. Meraj Humayun Khan</u>: Will the Minister for Elementary & Secondary Education be pleased to state that:

(a) Does the Department arrange training for teachers for all levels;

(b) If yes, provide detail of teachers training programes as well as the number of teachers who have benefited from the training;

<u>Mr. Muhammad Atif (Minister for Elementary & Secondary Education)</u>: (a) Yes.

(b) Detail of Teachers along with number of teachers is given as under:

***<u>(I) Trainings imparted by PITE:</u>***

| S. No. | Mode of training | Teachers benifited |
|---|---|---|
| 01 | Training on preparation of Lesson plan | Total 9132 Teachers have benefited from these trainings |
| 02 | Leadership & Management Training for Principal Higher Secondary Schools | |
| 03 | Professional Development Training for Head Teachers of Middle Schools | |
| 04 | Training by Citizen Engagement for Social Delivery (CESSD) for 99 | |

| | | |
|---|---|---|
| | Parents Teacher Councils in 04 Districts | |

**_(II) Trainings Imparted by Directorate of Curriculum and Teachers Education (Year 2014-15)_**

| S. No. | Mode of training | Teachers benifited |
|---|---|---|
| 01 | Training of Primary Teachers on curriculum 2006 | 1690 Teachers |
| 02 | Further training to be given till the year end on Training of Primary Teachers on curriculum 2006 | 593 Teachers |
| 03 | Training on curriculum 2006 for Primary Teachers (English Medium Grade-I) | 717 Teachers (For the Teachers who could not attend previous training) |
| 04 | Training of English Medium Teachers (Grade-II) | 10054 Teachers |
| 05 | Training of leftover English Medium Teachers (Grade-II) | 7286 Teachers |
| 06 | Training on curriculum 2006 in subject Maths & Science for Middle School Teachers | 618 Teachers |
| 07 | Training on curriculum 2006 in subject Maths & Science for leftover Middle School Teachers | 120 Teachers |
| 08 | Training to Higher Secondary School Teachers in subject Maths (Throughout the Year) | 870 Teachers |
| 09 | Training to Higher Secondary School Teachers in English subject (Throughout the year) | 1080 Teachers |

محترمہ معراج ہمایون خان: شکریہ میڈم۔ میڈم! یہ کوسچین 2431 ٹیچرز ٹریننگ کے بارے میں میں نے کیا تھا کیونکہ جب تک Capacity نہیں بنتی ٹیچرز کی تو کوالٹی ٹھیک نہیں ہو سکتی Environment in the classrooms میں وہ نہیں ہو سکتا، ہمارا Dropout rate جو ہے، وہ Poor quality of

teachersپر زیادہ ہے،ایک فیکٹر جو ہے، بڑ فیکٹر جو ہے، وہ کوالٹی ٹیچنگ کا وہ ٹھیک نہیں ہے۔ تو جب تک ٹیچرز کوTrainنہ کیا جائے توQuality improveکرنا،Expectکرنا بہت غلط بات ہے۔ انہوں نے مجھے، میں نے کوئسچن کیا تھا کہ ڈیپارٹمنٹ جو ہے، وہTeachers training arrangeکرتا ہے، انہوں نے جواب دیا کہ 'Yes' وہ کرتا ہے اور یہ لسٹ دی ہوئی ہے، تو پہلے میں PITEجوMainادارہ ہے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس، ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے پاس، Provincial Institute of Teachers Education،اس میں صرف چار 'ٹریننگز' تھیں، اب مجھے پتہ نہیں چلتا کہ یہ سال میں کی ہیں کہ تین مہینوں میں کی ہیں کہ دو مہینوں میں کی ہیں، یہ تو کوالٹی ہے جواب کی، اور چار 'ٹریننگز' ایک ادارہ جو بنا ہی ٹریننگ کیلئے ہے، وہ اگر صرف چار 'ٹریننگز' کرتا ہے اور اس میں اگر پہلے والی دیکھیں Training on Preparation of Lesson Plan، یہ تو ایک دن کا کام ہے، یہ تو تین گھنٹے کا ایک سیشن ہو جاتا ہے اور اس میں Lesson planning سمجھائی جا سکتی ہے۔ پھر Leadership and Management Training، وہ کتنے دنوں کی تھی؟ تین، Either it was for the fresh inductees or it was refresher course، On job trainingہو رہی ہے کہ کیا ہو رہا ہے؟ توThe answer is not satisfactoryفی الحال۔ پھر میرا کوئسچن اگر فرسٹ کے ساتھ یہ آپLink upکریں، یہPITEمیں ہی وہ لینگوئج لیبارٹری ہے جس کے بارے میں میری معلومات یہ ہیں کہ وہ بند پڑی ہوئی ہے، جب سے وہEstablishedہوئی ہے۔ تو اگر ہم انگلش کوPopularizeکرنا چاہ رہے ہیں اور ہم نے انگلش کوCompulsoryبنا دیا ہے تو انگلش کیلئے ٹریننگ بھی بہت ضروری ہے کیونکہ ہمارے انگلش میڈیم سکولز میں انگلش ٹھیک نہیں پڑھائی جا سکتی ہے، انگلش تو ایک ایسی لینگوئج ہے کہ اس پر Proficiency اور وہ، تو یہاں پر تو لینگوئج ٹریننگ ایک جگہ بھی نہیں آئی کہ انگلش کیلئے Prepareکی گئی ہے۔۔۔۔۔

Madam Chairperson: Minister Sahib! Do you have any answer to that?

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی، میرے پاس اس فائل میں اس وقت یہ جوان کا کوئسچن ہے، اس کی ڈیٹیل نہیں ہے، بہر حال ٹیچرز ٹریننگ کے حوالے سے انہوں نے سوال کیا ہے، میں بتا دیتا ہوں۔ ٹیچرز

ٹریننگ کے جو ہمارے ادارے ہیں، اس میں تو ٹیچرز ٹریننگ ہو رہی تھی لیکن ایک جو مسئلہ تھا اس میں کہ پراپر سٹرکچر ٹیچرز ٹریننگ کیلئے کوئی بجٹ Allocate نہیں کیا جاتا تھا اور اس وجہ سے کوئی این جی اوز یا کوئی اور اس طرح کے ادارے آپ کی ٹیچرز ٹریننگ کرتے تھے لیکن وہ اتنی کوئی Substantial ہوتی نہیں تھی، نہ اس کا کوئی سٹرکچر کوئی طریقہ تھا۔ ہم نے پہلی دفعہ تقریباً کوئی 80 کروڑ روپے رکھے تھے ٹیچرز ٹریننگ کیلئے اور ہم نے اس کو Outsource کیا ہے تاکہ اور ادارے آ کے جس طرح پرائیویٹ ادارے ہیں، اخبار میں اشتہار دیا اور وہ آئے اور انہوں نے Participate کیا، چار ادارے تھے مختلف اور ہم نے مختلف، ایک English as medium of instruction کی تھی اور ایک، مطلب مختلف تھیں، پرنسپلز کیلئے الگ تھی، چار مختلف ٹریننگز تھیں اور مختلف اداروں نے وہ Win کیں اور ٹریننگ اپنے حساب سے وہ لوگ کرتے رہے، اس کی فائنل رپورٹ آنی ہے، وہ ان شاءاللہ تعالیٰ اگر آئے گی تو پہلے میں ان سے ضرور شیئر کروں گا کیونکہ پہلے میں یہ بتا رہا ہوں کہ پہلے پراپر سٹرکچر، طریقہ نہیں تھا، بجٹ پراپر صرف اس کیلئے نہیں ہوتا تھا ٹیچرز ٹریننگ کیلئے، مطلب وہ ٹریننگ برائے نام ہی ہوتی تھی، کوئی این جی او آ کے Train کر جاتے تھے، نہیں ہوتی تھی، نہیں کرتے تھے لیکن پہلی دفعہ ہم نے اس کو 'سٹرکچرڈ' طریقے سے کیا اور ان شاءاللہ تعالیٰ امید ہے کہ اس سے بہتری آئے گی۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> تھینک یو۔ تو لینگوئج کو آپ بھی، میڈم! معراج ہمایون ٹائم تھوڑا ہے، کونسچنز رہ گئے ہیں، اپنی۔۔۔۔۔

<u>محترمہ معراج ہمایون خان:</u> بس اب گورنمنٹ کو میری تو ریکویسٹ ہے، ریکویسٹ ہی کر سکتی ہوں منسٹر صاحب سے کہ اپنے اداروں کو ذرا دیکھیں کیونکہ منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ پہلے نہیں ہوتی تھی لیکن یہ PITE تو کب سے بنا ہوا ہے؟ ہمارے پاس یہ ادارہ ہے، پھر اس کے ساتھ ریجنل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹس ہیں۔۔۔۔۔

<u>محترمہ چیئرپرسن:</u> I'll suggest کہ آپ منسٹر صاحب سے مل لیں اور جو بھی اس کے متعلق آپ کی Proposals ہیں، ان کے نوٹس میں لے آئیں، ان کے پاس اس وقت اپنی Folder میں اس کا جواب نہیں ہے، یہ بھی اپنے ڈیپارٹمنٹ سے پوچھیں گے کہ کیوں نہیں ہے؟ اور دوسرا یہ ہے کہ لینگوئج کورس

کے حوالے سے جو بند پڑی ہے، اس پہ ذرا انکوائری کروائیں۔ جناب عاطف خان صاحب! اس کی انکوائری کرائیں کہ کیوں لینگوئج کی جو لیبارٹری ہے، وہ بند پڑی ہے؟ اور اگر ہے بھی تو جو بھی، اس کے علاوہ میڈم معراج آپ کو اور بھی Suggestions دے دیں گی تاکہ یہ جتنا بہتر ہو سکے Teachers training is very important، اگر ہم چاہتے ہیں کہ ٹیچرز کی Availability timely اور Abundantly ہو۔ تھینک یو میڈم! بہت شکریہ۔

We will come to the next Question, Question No. 2438.

محترمہ آمنہ سردار: میڈم! میرا ایک ضمنی کوسچن ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: میڈم! ٹائم نہیں ہے۔

محترمہ آمنہ سردار: میڈم! اس سے Related question ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: اچھا آمنہ سردار صاحبہ، ابھی انہوں نے Response کر دیا ہے، میں نے کوسچن کر دیا ہے، پھر آپ بھی ان کو مل لیں اور جو Suggestions دینی ہیں وہ دے دیں۔ کوسچن نمبر 2438، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔ (موجود نہیں)۔

جناب ارشد علی: میڈم! میرا ایک ضمنی ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: کونسا سپلیمنٹری؟ وہ کوسچن ختم ہو گیا ہے۔

جناب ارشد علی: میڈم! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں۔

محترمہ چیئرپرسن: وہ ہو گیا، اگر آپ کے پاس کوئی Suggestion ہے تو منسٹر صاحب کو دے دیں، ابھی وہ کوسچن ختم ہو گیا نا، تشریف رکھیں۔ آپ اس وقت مجھے Timely بتاتے، اب تو ٹائم نہیں ہے۔ یہ کوسچن جو ہے 2438 lapsed۔ کوسچن نمبر 2442، محترمہ آمنہ سردار صاحبہ۔

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ میڈم سپیکر!

محترمہ چیئرپرسن: کوسچن نمبر بولیں۔

محترمہ آمنہ سردار: 2442۔

Madam Chairperson: Question No. 2442, answer be taken as read.

* 2442 _ محترمہ آمنہ سردار: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ایبٹ آباد کے بہت سے سکولز اب بھی بنیادی سہولیات سے محروم ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ ضلع کے کتنے سکولز پانی، بجلی، لیٹرین اور چار دیواری سے محروم ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مالی سال 15-2014 میں مذکورہ بنیادی سہولیات مہیا کرنے کیلئے ضلع ایبٹ آباد کیلئے کتنا فنڈ مختص کیا گیا؛

(iii) مالی سال 15-2014 میں جن سکولوں کو یہ بنیادی سہولتیں فراہم کی گئی ہیں، ان کے نام اور مہیا کی گئی سہولیات کے نام، لاگت اور کتنی مدت میں مکمل کی گئیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) ضلع ایبٹ آباد میں جو سکولز پانی، بجلی، لیٹرین اور چار دیواری سے محروم ہیں، کی تفصیل درج ذیل ہے:

| سہولیات کی تفصیل | | | |
|---|---|---|---|
| پانی | بجلی | لیٹرین | چار دیواری |
| 206 | --- | 375 | 504 |

(ii) مالی سال 15-2014 میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کیلئے ضلع ایبٹ آباد کیلئے 497.0704 ملین روپے منظور کئے گئے ہیں جس میں 40.4 ملین روپے پانی، 356.7704 ملین روپے چار دیواری جبکہ 60 ملین روپے واش رومز کی تعمیر کیلئے منظور کئے گئے ہیں۔

(iii) مطلوبہ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

<u>Madam Chairperson:</u> Any supplementary?
<u>Ms: Aamna Sardar</u>: No.
<u>Madam Chairperson:</u> No supplementary?
<u>Ms: Aamna Sardar</u>: No ji.
<u>Madam Chairperson:</u> Thank you.

<u>محترمہ آمنہ سردار:</u> میڈم! اس کے ساتھ اس میں ہی جو اس کی اپنی-----

<u>Madam Chairperson:</u> No supplementary and then-----

محترمہ آمنہ سردار: نہیں نہیں، ہے۔ (قہقہہ) میں بات کر رہی ہوں، اسی کے اوپر بات کر رہی ہوں، مطلب اسی کے اوپر بات کر رہی ہوں۔

محترمہ چیئرپرسن: آپ کے پاس سپلیمنٹری ہے تو ڈائریکٹ کوئسچن کریں بس۔

محترمہ آمنہ سردار: ایک کوئسچن ہے بس۔

محترمہ چیئرپرسن: جی۔

محترمہ آمنہ سردار: میڈم! یہ انہوں نے جو ڈیٹیلز دی ہوئی ہیں کہ ضلع ایبٹ آباد کے جو سکولز بنیادی سہولیات سے محروم ہیں، ان کی ڈیٹیلز انہوں نے دیں ہیں جی، 504 جو چار دیواری کے بغیر ہیں، لیٹرین کے بغیر 375 ہیں، بجلی کے بغیر کوئی بھی نہیں ہے، پانی کے بغیر 206 ہیں۔ انہی کی ویب سائٹ 2013-14 کی جو رپورٹ ہے، اس کے مطابق، ان کی ویب سائٹ سے ہم نے لیا، اس میں چار دیواری 490 بلڈنگز کی نہیں تھی یعنی ان میں چودہ مزید بڑھ گئے ہیں، چلو اتنا زیادہ Increase نہیں ہے۔ لیٹرین 375 ابھی ہیں، اس وقت 336 تھیں بغیر لیٹرین کے جو بلڈنگز تھیں، ابھی 39 مزید بڑھ گئی ہیں۔ اسی طریقے سے پانی میں انہوں نے لکھا ہوا ہے جی، 206، یہ ایک اچھی بات ہے کہ اس رپورٹ میں جو 2013-14 کی ہے، اس میں 528 کا فگر ہے تو وہ کم ہو کر 322 سکولز میں پانی کا میرا خیال ہے انتظام کیا گیا ہے، یہ ایک اچھا ایکٹ ہے لیکن اس میں اگر یہ دیکھا جائے کہ میں نے سوال کیا تھا 2013-14 کے متعلق، 13-14 تو گزر گیا، 14-15 بھی گزر گیا، اب 15-16 ہے اور Still figures وہی ہیں، وہی پہ ہیں، یعنی ابھی تک کوئی Improvement نہیں ہوئی سوائے چند سکولوں کو پانی دینے کی کہ ابھی تک حالات وہی ہیں، کوئی بھی فرق نہیں پڑا ہے۔ شکریہ۔

محترمہ چیئرپرسن: تھینک یو، منسٹر صاحب۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: یہ میں چیک کروا دیتا ہوں کہ۔۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میڈم! میرا یہ ایک ضمنی سوال ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: نلوٹھا صاحب بھی، He wants to ask a supplementary۔ جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی جی، ہو سکتا ہے کہ ویب سائٹ پہ یا۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: ایک منٹ منسٹر صاحب! نلوٹھا صاحب بھی کہتے ہیں، میں ڈال دیتا ہوں۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: منسٹر صاحب! میرا ضمنی کوئسچن یہ ہے کہ یہ ایبٹ آباد کیلئے، اس کے سکولوں کیلئے جو آپ نے مالی سال 15-2014 کیلئے لیٹرین، پانی اور چاردیواری کیلئے فنڈر کھا ہے، کیا یہ کافی ہوگا؟ اور دوسری بات یہ ہے کہ جب کسی بھی سکول کا کنٹریکٹر ٹھیکہ لیتا ہے تو اس کے ورک آرڈر میں لیٹرین، پانی اور چاردیواری موجود ہوتی ہے، بجلی بھی اس میں ہوتی ہے، تو کنٹریکٹر جب کام مکمل کرتا ہے تو یہ تینوں چاروں چیزیں چھوڑ کے چلا جاتا ہے تو کیا محکمہ سی اینڈ ڈبلیو اس کیلئے اس ٹھیکیدار کو پابند نہیں کر سکتا کہ سارے کام کو کیوں نہیں آپ نے مکمل کیا؟

محترمہ چیئرپرسن: بہت شکریہ۔ جناب منسٹر صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: جی، ان کیلئے تو پہلے میڈم نے جو بات کی تھی، ویب سائٹ پر چیک کروا لیتے ہیں کہ فگرز میں اگر Update کرنی ہو تو اس کو Update کر لیں گے کیونکہ کافی سارا کام ابھی ہو گیا ہے۔ یہ پیسے جو ہیں جو میں نے بتایا پی ٹی سی کے ذریعے جو گئے ہیں، یہ کافی لیٹ گئے ہیں اس سال، تو ہو سکتا ہے کہ کچھ میں کام جاری ہو اور کچھ میں Update کرنے کی ضرورت ہو تو وہاں Update کروا دیتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں آپ کو بتادوں کہ ایبٹ آباد میں 44 کروڑ روپے میل سکولوں کیلئے گئے ہیں اور 30 کروڑ روپے فیمیل سکولوں کیلئے گئے ہیں، ٹوٹل 74 کروڑ گئے ہیں ایبٹ آباد کے سکولوں کیلئے، یقیناً یہ کافی نہیں ہوگا جس طرح میں نے بتایا ہے کہ اگر Basic missing facilities کیلئے 43 ارب روپے کی ضرورت ہے اور اس میں سے ہم نے دس ارب دیئے ہیں تو مطلب یہ کہ Obviously تو پھر ٹوٹل تو پھر پورا نہیں ہوگا لیکن بہرحال ان شاءاللہ تعالیٰ Sufficient اس کی Quantity پوری ہو جائے گی اور پھر انہوں نے جو بات کی کہ کیوں نہیں ہوا؟ یہ تو Obviously جو پرانے سکولز بنے ہوئے ہیں، اس میں پتہ نہیں جو بھی طریقہ کار اس وقت تھا، تو ابھی جتنے بھی سکولز بن رہے ہیں، وہ اگر جس چیز میں، کنٹریکٹ میں جو چیزیں ہوں گی، وہ تو Obviously اس سے کمپلیٹ کرا کے Obviously سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ اس میں سے کمپلیٹ کر کے دے گا نا، لیکن پرانے سکولوں کا نہیں ہے تو پرانے کا تو مجھے زیادہ پتہ نہیں ہوگا کیونکہ پرانے ہو سکتا ہے پانچ سال، دس سال، بیس سال پہلے وہ آپ بہتر بتا سکتے ہیں کیونکہ اس وقت آپ کی پارٹی

کی حکومت تھی، (قہقہہ) تو اس وقت شاید وہ اس طریقے سے ہوتا لیکن ابھی جو بھی ہوتا ہے، وہ اس طریقے سے ہو رہا ہے کہ جو چیزیں ہیں وہ کمپلیٹ کر کے، ان شاءاللہ تعالیٰ اس میں سے ہو گا۔

محترمہ چیئرپرسن: بہت شکریہ۔ آخری کوئسچن ہے اور وہ ختم ہو گیا ہے 'کوئسچنز آور' ،اسلئے دو منٹ رہ گئے ہیں، میں چاہتی ہوں وہ کوئسچن رہ نہ جائے۔ آپ اپنا دے دیں جلدی، میڈم آمنہ سردار!

محترمہ آمنہ سردار: شکریہ جناب سپیکر صاحبہ۔ اس میں جو انہوں نے ابھی پی ٹی سی کا ذکر کیا، اس کے حوالے سے میں تھوڑی سی بات یہ کرنا چاہوں گی کہ پی ٹی سی کی بھی مانیٹرنگ کرنے کی ضرورت ہے جس طرح آپ اپنے تمام پرائمری اداروں کی مانیٹرنگ کر رہے ہیں کیونکہ پی ٹی سی کا اگر آپ Generally، ابھی بھی یہاں پہ جتنے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے حلقوں میں اگر آپ پی ٹی سی کا پوچھیں کہ چیئرمین کون ہے یا چیئرپرسن کون ہے تو وہ Usually جو Selves Schools ہیں تو وہاں کے چوکیدار کی بیوی ہوتی ہے، یہ تو ایک جنرل سی بات ہے اور وہ جب انہیں سائن کروا کے اور وہ نکلوا لئے جاتے ہیں تو اس کیلئے مانیٹرنگ کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ میری ریکویسٹ ہے جی، تھینک یو۔

محترمہ چیئرپرسن: جناب منسٹر صاحب!

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی، میڈم ٹھیک کہہ رہی ہیں ایک لحاظ سے لیکن ہمارا پرابلم یہ ہے کہ ایک ڈیپارٹمنٹ ہوتا ہے سی اینڈ ڈبلیو، پھر اس کے اوپر ایک انٹی کرپشن کا ڈیپارٹمنٹ ہوتا ہے، پھر احتساب کا ڈیپارٹمنٹ ہوتا ہے، پھر کیا کیا ہوتا ہے لیکن یہی مسئلہ ہے کہ ہر ایک کے اوپر پھر کوئی اور وہ کرنا پڑتا ہے، پھر اس کے باوجود بھی چیزیں ٹھیک نہیں ہوتیں، بدقسمتی ہے لیکن بہرحال پی ٹی سی کا انہوں نے جس طرح ذکر کیا کہ ہم تو اس وجہ سے پی ٹی سی کو دے رہے ہیں کیونکہ اسی سکول میں جو بچے پڑھتے ہیں، جو ٹیچرز ہیں تو ان کو ہم، تاکہ اگر اوپر کے ڈیپارٹمنٹ سے آئے گا تو اس میں کرپشن کے، Leakages کے چانسز زیادہ ہوتے ہیں، وہاں Minimum ہوتے ہیں لیکن بہرحال پھر بھی ہم ایک تو ہم اس کی تھرڈ پارٹی سے Verification کروا رہے ہیں، جتنا کام ہو رہا ہے، مطلب وہ ڈیپارٹمنٹ نہیں کرے گا، نہ کوئی گورنمنٹ کا اور ادارہ کرے گا، تھرڈ پارٹی سے Verification ہو گی اس کی اور پی ٹی سی کی ہم نے ٹریننگ شروع کی ہوئی ہے اور جس فرنیچر کا میں نے آپ کو بتایا ہے، فرنیچر کی Verification ہم جو، ایک تو کمیٹی ہے پر چیز

کی، اس کے علاوہ مانیٹرنگ ٹیم جو ہم نے بنائی ہے، اس کی Verification بھی ضروری ہے تو مطلب کوشش کر رہے ہیں کہ جتنا چیک اوپر رکھ لیں لیکن بہر حال پھر بھی۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: Can this task be assigned to your monitoring teams کہ وہ بھی Verify کرتے رہے ہیں ایسی چیزیں؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میرے خیال میں بہت زیادہ اماؤنٹ ہے اور مانیٹرنگ والوں کو میں پوچھ لیتا ہوں کہ اگر ان کیلئے ایسا نہ ہو کہ ان سے اپنا اوریجنل جو کام ہے، ایسا نہ ہو کہ ان سے وہ بھی گڑ بڑ ہو جائے۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: اوکے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: اور اس میں وہ پڑ جائیں اور وہ کام بھی ان سے رہ نہ جائے۔

محترمہ چیئرپرسن: تو دیکھ لیں، باقی جتنی ٹرانسپرنسی ہو رہی ہے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ٹھیک ہے جی، ٹھیک ہے جی۔

محترمہ چیئرپرسن: بالکل، تھینک یو۔ آخری کوسچن ہے اور میرے پاس تین منٹ ہیں صرف، تو اسلئے میں چاہتی ہوں کہ یہ کوسچن بھی ڈیل ہو جائے۔ کوسچن نمبر 2325، جناب عبدالکریم صاحب!

* 2325 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر قانون ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد مختلف محکمے صوبوں کے حوالے کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حوالہ کئے گئے محکموں کے نام اور جو محکمے باقی ہیں، ان کے ناموں کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): (الف) ہاں، یہ درست ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد مختلف محکمے صوبوں کے حوالے کئے گئے ہیں۔

(ب) جو محکمے حوالے کئے گئے ہیں، ان کے نام درج ذیل ہیں، البتہ اور کوئی محکمہ باقی نہیں جس کی حوالگی ابھی نہیں ہوئی ہو۔

1۔ ڈویژن برائے خصوصی اقدامات 2۔ ڈویژن برائے زکواۃ وعشر

3۔ ڈویژن برائے بہبودی آبادی
4۔ ڈویژن برائے امور نوجوانان
5۔ بلدیات ودیہی ترقی
6۔ تعلیم
7۔ سماجی بہبود و خصوصی تعلیم
8۔ سیاحت
9۔ لائیوسٹاک اور ڈیری ڈیویلپمنٹ
10۔ ثقافت
11۔ ماحولیات
12۔ خوراک وزراعت
13۔ صحت
14۔ محنت وافرادی قوت
15۔ اقلیتی امور
16۔ کھیل
17۔ ترقی خواتین

جناب عبدالکریم: تھینک یو میڈم۔ کوئسچن سے جی میں مطمئن ہوں لیکن۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: کوئسچن کا نمبر بولیں۔

جناب عبدالکریم: کوئسچن نمبر 2325 جی۔

Madam Chairperson: Answer be taken as read, any supplementary?

جناب عبدالکریم: ایک سپلیمنٹری ہے کہ۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: جلدی کریں پھر۔

جناب عبدالکریم: کہ محکمہ داخلہ پہلے سے صوبائی سبجیکٹ ہے اور جو لائسنسز ایشو ہوتے ہیں تو Non prohibited bore جو ہے تو وہ ایشو ہو رہے ہیں جبکہ Prohibited bore، جس میں کلاشنکوف وغیرہ ہیں، اس اسمبلی کو بتایا گیا ہے کہ مہینے دو مہینے میں ہماری فیڈرل گورنمنٹ سے یہ Patch up ہو رہی ہے اور اس میں تو میرا خیال ہے کوئی سات آٹھ مہینے لگ گئے ہیں تو اس کی پراگریس ذرا بتائیں ہمیں کہ کیا پوزیشن ہے اس کی؟

محترمہ چیئرپرسن: یہ سوال کے ساتھ کیسے Relevant ہے، یہ کوئسچن ہے آپ کا سپلیمنٹری؟ یہ تو آپ نے اٹھارہویں ترمیم کے حوالے سے سوال کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

جناب عبدالکریم: جی جی۔

محترمہ چیئرپرسن: اور اس کے محکموں کی تفصیل اور ان کے ناموں کو آپ نے مانگا اور وہ انہوں نے دے دیئے ہیں۔

جناب عبدالکریم: میرا خیال تھا کہ وہ بھی Devolution میں ہے لیکن Devolution میں نہیں ہے تو اسلئے یہ سپلیمنٹری کوسچن کیا ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: لاء منسٹر صاحب! آنریبل لاء منسٹر۔

ارباب اکبر حیات: میڈم سپیکر صاحبہ! میں اس پر ایک منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔

محترمہ چیئرپرسن: اچھا ایک منٹ، جی ارباب اکبر حیات صاحب۔

ارباب اکبر حیات: شکریہ میڈم۔ میڈم! انہوں نے محکموں کے حوالے سے بات کی۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: جی جی۔

ارباب اکبر حیات: تو انہوں نے آخر میں لکھا ہے کہ محکموں کے جو نام باقی ہیں، ان کی تفصیل فراہم کی جائے تو انہوں نے کہا کہ کوئی بھی نہیں، تو میڈم! میرے خیال میں واپڈا بھی اس میں آتا ہے، ہمارا بیت المال بھی، نارکاٹکس بھی، داخلہ بھی تو اگر یہ بھی Handover ہوئے ہیں تو ان کے منسٹرز کون ہیں اور اگر نہیں تو پھر میرے خیال میں کمپلیٹ نہیں ہے یہ سوال۔

محترمہ چیئرپرسن: واپڈا تو، اچھا چلیں منسٹر، آنریبل منسٹر لاء۔ آپ پاور اینڈ انرجی شاید کہہ رہے ہیں۔

وزیر قانون: میڈم! یہ بہت کلیئر ہے جو انہوں نے کوسچن کیا ہے، اس کے حوالے سے تقریباً 17 محکمے ایسے ہیں جس کی ڈیٹیل دی گئی ہے۔

محترمہ چیئرپرسن: جی۔

وزیر قانون: تو اس حوالے سے اگر ان کے ساتھ فریش، اس کے حوالے سے اور کوئی بات ہے تو فریش کوسچن موؤ کر سکتے ہیں، اس کا جواب دے دیں گے۔

محترمہ چیئرپرسن: بالکل ٹھیک ہے جی۔ 'Questions` Hour' is over اور میں چاہوں گی، ہمارا ایجنڈا بہت بڑا ہے۔

جناب سمیع اللہ: پوائنٹ آف آرڈر، میڈم!

Madam Chairperson: 'Questions` Hour' is over.

# غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

2060 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج سواڑی ضلع بونیر میں 11 مئی 2013 سے تاحال درجہ چہارم کی آسامیوں پر بھرتیاں ہوئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ کالج میں 11 مئی 2013 سے تاحال بھرتی ہونے والے درجہ چہارم ملازمین کے نام، پتے، ڈومیسائل، ریٹائرڈ سن کوٹہ اور سنیارٹی لسٹ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ کالج میں 11 مئی 2013 سے تاحال صرف دو کلاس فور (کالج کلاس فور سلیکشن کمیٹی) کے ذریعے بھرتی ہوئے ہیں۔ بھرتی ہونے والے کلاس فور ملازمین کے نام اور باقی تفصیل درج ذیل ہے:

OFFICE OF THE PRINCIPAL
GOVT: COLLEGE DAGGAR BUNER
Dated 09-12-2014

| S. # | Name | Father Name | Quota | Posts | Remarks |
|---|---|---|---|---|---|
| 01 | Faridullah | Mukaram Khan | Open merit | Sweeper | Chargzai (Buner) |
| 02 | Fazal Subhabn | Muqarab Khan | Son quota | Chawkidar | Gagra (Buner) |

1. Newspaper: Daily Naye Baat dated 20-03-2014
2. Application: 20-03-2014 to 25-03-2014
3: Committee: 24-03-2014
4: Interview: 28-03-2014/11-04-2014
5: Recommendation: 11-04-2014
6: Appointment: 11-04-2014

-sd-
Principal
Govt: College Daggar Buner

2075 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج جوڑ بونیر عرصہ دراز سے تعلیمی میدان میں نمایاں خدمات سرانجام دے رہا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ کالج ہذا میں مختلف کیڈر مثلاً اساتذہ اور درجہ چہارم کی آسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ کالج ہذا کو لائبریری اور طلباء کی آمدورفت کیلئے بس سمیت مختلف ضروریات درکار ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کالج ہذا میں خالی آسامیوں اور مطلوبہ آسامیوں کی تفصیلات، تعداد اور نوعیت فراہم کی جائے، نیز کالج ہذا کی ضروریات کی فہرست اور حکومت کی طرف اس کے حل کیلئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) اساتذہ کی خالی آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

| گریڈ | منظور شدہ اسامیاں | پر شدہ اسامیاں | خالی اسامیاں |
|---|---|---|---|
| بی پی ایس۔19 | 02 | 02 | کوئی نہیں |
| بی پی ایس۔18 | 05 | 05 | ایضاً |
| بی پی ایس۔17 | 09 | 09 | ایضاً |

حال ہی میں حکومت نے تین ٹیچنگ اسسٹنٹس مہیا کئے ہیں جن سے حساب، اسلامیات اور فنزکس کی خالی آسامیاں پر کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ درجہ چہارم میں ڈرائیور، نائب قاصد اور لیب اٹینڈنٹ کی ایک ایک آسامی خالی پڑی ہے جو کہ عنقریب مروجہ قانون کے ذریعے پر کی جائے گی۔

کالج ہذا میں مختلف قسم کی ضروریات پوری کرنے کیلئے صوبائی حکومت نے وقتاً فوقتاً اقدامات اٹھائے ہیں۔ صوبائی حکومت نے 2014-15 میں (Miner repair) کی مد میں کالج ہذا کیلئے 10 لاکھ روپے کی رقم کی منظوری دے چکی ہے۔ اس کے علاوہ 2013-14 میں چار لاکھ روپے (Labgear) اور تین لاکھ روپے فرنیچر کیلئے مختص کیے گئے تھے۔

2438 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیاوزیرابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل غازی ضلع ہری پور میں گورنمنٹ ہائی سکول (بوائز) کوٹیرہ کی عمارت انتہائی ناکارہ اور گرنے کے قریب ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت مذکورہ سکول کی عمارت کو کب تک تعمیر نو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز حکومت فی الوقت مذکورہ سکول کے طلباء کو کسی اور جگہ پڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی نہیں۔

(ب) سکول ہذا کے کل آٹھ کمرے اور ایک دفتر وسٹاف روم جو 1990 میں تعمیر ہوئے تھے، میں سے تین کمرے انتہائی ناکارہ ہیں جو کہ تعمیر نو کے قابل ہیں جبکہ پانچ کمروں میں درس وتدریس کا عمل جاری ہے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 15-2014 میں سکول کی Rehabilitation کیلئے دس لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب سمیع اللہ: میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں، میڈم!

محترمہ چیئرپرسن: پوائنٹ آف آرڈر؟

جناب سمیع اللہ: جی۔

محترمہ چیئرپرسن: جی سمیع اللہ علیزئی صاحب!

جناب سمیع اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میڈم! پہلے تو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں آپ کو Head کرنے کے اوپر اپنی اسمبلی کو۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: مہربانی۔

جناب سمیع اللہ: اور دوسرا میرے علاقے میں اس وقت ایک بڑی پیچیدہ صورتحال بنی ہوئی ہے ڈیرہ اسماعیل خان میں۔۔۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: پوائنٹ آف آرڈر بتائیں، میرے بھائی۔

جناب سمیع اللہ: میڈم! گومل زام۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سمیع اللہ: میڈم!

محترمہ چیئرپرسن: سمیع اللہ علیزئی صاحب! یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے، آپ کو میں موقع دے دوں گی بعد میں اس پوائنٹ کو لینے کیلئے لیکن ابھی مجھے I have to take up the other agenda، اس کے بعد آپ کو دے دیں گے ٹائم۔

## اراکین کی رخصت

محترمہ چیئرپرسن: Leave applications: محترمہ نادیہ شیر خان صاحبہ، پارلیمانی سیکرٹری 17-08-2015 کیلئے درخواست ہے؛ جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور نے اطلاع دی ہے۔ وزیر زراعت نے کہ وہ 17-08-2015 کو حاضری سے قاصر ہوں گے؛ جناب احمد خان بہادر صاحب، ایم پی اے 17-08-2015 تا 21-08-2015؛ جناب ابرار حسین صاحب، ایم پی اے 17-08-2016؛ جناب صالح محمد صاحب، ایم پی اے 17-08-2015؛ جناب میاں ضیاء الرحمان، ایم پی اے 17-08-2015؛ جناب عزیز اللہ خان صاحب، ایم پی اے 17-08-2015؛ جناب زرین گل صاحب، ایم پی اے 17-08-2015؛ جناب محمود احمد خان بیٹنی صاحب، ایم پی اے 17-08-2015؛ آیا چھٹی کی درخواستیں، گزارشات منظور ہیں؟

اراکین: منظور ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن: منظور ہیں۔

## پرائیویٹ ممبر ڈے پر سرکاری بزنس کو لینے کیلئے قاعدہ کا معطل کیا جانا

محترمہ چیئرپرسن: یہ ایجنڈا آئٹم میں میں چاہوں گی جناب لاء منسٹر صاحب ایک موشن موو کرنا چاہ رہے ہیں تو I would give him chance before taking up the agenda اور پھر اس کے بعد میں صرف، جی جناب لاء منسٹر!

Minister for Law: Madam Speaker, I rise to move that the under first proviso to sub rule (1) of rule 22 of Business Rules of the Provincial Assembly, Thursday, dated 20th August 2015, may be appropriated for transaction of Government Business by suspending the rule on the subject.

Madam Chairperson: The motion has been moved that under first proviso to sub rule (1) of rule 22 of the Business Rules of Provincial Assembly, Thursday, dated 20th August, 2015, may be appropriated for transaction of Government Business by suspending the rule on the subject? Those who are agree with it may say 'Yes' and those who oppose it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Chairperson: So, the 'Ayes' have it, the 'Ayes' have it and the 'Ayes' have it and the motion is allowed. We will just have five minutes break and those who want to go and pray, please comeback within five minutes and we will take up this agenda immediately after five minutes.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہاں میڈم!

## قاعدہ کا معطل کیا جانا

محترمہ نگہت اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ آپ سے ایک ریکویسٹ کرنی تھی کہ میڈم سپیکر صاحبہ جب ہاؤس کو چیئر کر رہی تھیں تو اس وقت ہم نے ایک بات کی تھی، یہ جو کل دہشتگردی کا واقعہ ہوا ہے، اس پہ ایک مشترکہ ہم لوگوں نے قرارداد لانے کا فیصلہ کیا تھا تمام ہاؤس سے، تو اگر آپ اجازت دیں تو 240 کے تحت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: 124 کو Relax کرکے تو اگر مجھے اس کی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Members, to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Please, Madam Nighat Orakzai.

## مذمتی قرارداد

(صوبائی وزیر داخلہ پنجاب، کرنل ریٹائرڈ شجاع خانزداہ(مرحوم)پر دہشتگردوں کے حملے کی مذمت)

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، بہت شکریہ آپ کا بھی اور میڈم سپیکر صاحبہ کا بھی، جنہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنے کی اجازت دی اور پھر یہ قرارداد جو ہے تو ایک ایسے شخص کیلئے اور ان تمام شہداء کیلئے کہ جو کل کے واقعے میں جنہوں نے شہادت پائی ہے جس میں آپ اور سی ایم صاحب نے پورے کے پی کے کی نمائندگی بھی کی ہے، جنازے میں بھی گئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! یہ ایک مشترکہ قرارداد ہے جس میں کہ جناب شہرام خان ترکئی صاحب ہیں، جناب عنایت اللہ صاحب ہیں، جنابہ میڈم سپیکر صاحبہ، انیسہ زیب صاحبہ ہیں، جناب عاطف خان صاحب ہیں، جناب اورنگزیب نلوٹھا صاحب ہیں، بخت بیدار صاحب ہیں، جناب منور خان صاحب ہیں، راجہ فیصل زمان صاحب ہیں، جناب سردار سورن سنگھ صاحب، جناب عسکر پرویز صاحب، محترمہ معراج بی بی صاحبہ، محترمہ نسیم حیات صاحبہ، محترمہ آمنہ سردار صاحبہ، محترمہ مہرتاج روغانی صاحبہ اور میرے دستخط ہیں۔

یہ صوبائی اسمبلی وزیر داخلہ پنجاب جناب کرنل ریٹائرڈ شجاع خانزادہ پر دہشتگردوں کے حملے کی پرزور مذمت کرتی ہے اور وزیر داخلہ پنجاب جناب کرنل ریٹائرڈ شجاع خانزادہ کی موت اور ان کے ساتھیوں کے خاندانوں کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔

یہ اسمبلی جناب کرنل ریٹائرڈ شجاع خانزادہ کے بحیثیت وزیر داخلہ دہشتگردوں کے خلاف اقدامات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے جو انہوں نے دہشتگردوں کے قلع قمع کرنے کیلئے کئے ہیں اور امید رکھتی ہے کہ حکومت پنجاب بدستور ان کے قابل قدر خدمات کو تسلسل دے گی تاکہ دہشتگردی کا خاتمہ ہو سکے۔

یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے مطالبہ کرے کہ وزیر داخلہ پنجاب جناب کرنل ریٹائرڈ شجاع خانزادہ شہید کے حجرے پر دہشتگردی کے واقعے کی جلد از جلد تحقیقات کر کے قوم کے سامنے حقائق لائی جائیں، نیز یہ صوبائی اسمبلی جو کہ خیبر پختونخوا کے تین کروڑ

عوام پر مشتمل نمائندہ اسمبلی ہے، ان دہشتگردوں کو واضح پیغام دیتی ہے کہ ہم تمام فورسز اور محب وطن شہریوں کے ساتھ ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں جو کہ ملک کیلئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔

آپ میں سے ٹریژری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: ادھر سے کسی ایک کو جی، عنایت اللہ صاحب!

جناب سپیکر: مشتاق صاحب! عنایت! آپ پڑھ لیتے ہیں؟

سینیئر وزیر (بلدیات): جی۔

جناب سپیکر: ریزولیوشن آپ پڑھ لیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ یہ صوبائی اسمبلی وزیر داخلہ پنجاب جناب کرنل ریٹائرڈ شجاع خانزادہ پر دہشتگردوں کے حملے کی پرزور مذمت کرتی ہے اور وزیر داخلہ پنجاب جناب کرنل ریٹائرڈ شجاع خانزادہ کی موت اور ان کے ساتھیوں کے خاندانوں کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔

یہ اسمبلی جناب کرنل ریٹائرڈ شجاع خانزادہ کے بحیثیت وزیر داخلہ دہشتگردوں کے خلاف اقدامات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے جو انہوں نے دہشتگردوں کے قلع قمع کرنے کیلئے کئے ہیں اور امید رکھتی ہے کہ حکومت پنجاب بدستور ان کے قابل قدر خدمات کو تسلسل دے گی تاکہ دہشتگردی کا خاتمہ ہو سکے۔

یہ صوبائی اسمبلی صوبائی حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے مطالبہ کرے کہ وزیر داخلہ پنجاب جناب کرنل ریٹائرڈ شجاع خانزادہ شہید کے حجرے پر دہشتگردی کے واقعے کی جلد از جلد تحقیقات کرکے قوم کے سامنے حقائق لائی جائیں، نیز یہ صوبائی اسمبلی جو کہ خیبر پختونخوا کے تین کروڑ عوام پر مشتمل نمائندہ اسمبلی ہے، ان دہشتگردوں کو واضح پیغام دیتی ہے کہ ہم تمام فورسز اور محب وطن شہریوں کے ساتھ ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں جو کہ ملک کیلئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the joint resolution, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

## مسودہ قانون(چوتھی ترمیم)بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2015 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 5, honourable Senior Minister for Local Government, Inayat Khan, please.

Mr. Inayatullah Khan (Senior Minister for Local Government): Sir, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Fourth Amendment) Bill, 2015, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced. Item No. 6-----

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! انہوں نے پیش کیا ہے لیکن یہاں پہ کسی کے نالج میں نہیں ہے جو پرائیویٹ (ممبر) ڈے جو Thursday کو ہے، اس کو میرا خیال ہے Suspend کیا گیا ہے لیکن ہمارے سارے جتنے بھی ایم پی ایز ہیں، ان کو کسی کے نالج میں نہیں ہے، کم از کم ایک کاپی تو ہمیں بھی دینی چاہیئے تھی کہ یہ موشن موؤ کر رہے ہیں تو کم از کم اپوزیشن والے یا ایم پی ایز کے نالج میں تو یہ بات ہونی چاہیئے تھی۔

جناب سپیکر: ابھی ہاؤس کا فیصلہ آچکا ہے اس پہ پھر آپ کو موقع دیں گے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہیں نہیں، کم از کم سر! اس طرح تو نہیں ہونا چاہیئے کہ اس طرح، اگر آپ اس طرح سپیکر صاحب! خود اس طرح بلڈوز کریں اور آپ ہماری وہ نہ رکھیں-----

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہاں میڈم۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! یہ میں وضاحت کر دوں کہ پرائیویٹ ممبر ڈے کو نہیں Suspend کیا گیا، جب بھی پرائیویٹ ممبر ڈے پہ کوئی حکومتی بزنس موؤ کرنا ہوتا ہے تو اس کی Requirement ہے کہ آپ کے اپنے قواعد کے تحت ایک حکومتی ممبر، یعنی Member incharge، وہ ایک موشن موؤ کرتا ہے کہ فلاں دن جو کہ پرائیویٹ ممبر ڈے ہے، حکومت اپنا ایک ایجنڈا

لانا چاہتی ہے، اس کیلئے ہاؤس کی منظوری درکار ہوتی ہے۔ تو پرائیویٹ ممبر ڈے پر تمام ایجنڈا وہ حکومتی ایجنڈا جو ہے، اس کو لیا جائے گا، اس کیلئے یہ موشن پاس ہوئی ہے۔

## مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا احتساب کمیشن مجریہ 2015 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 6, honourable Minister for Law.
Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I beg to move the Khyber Pakhtunkhwa, Ehtesab Commission (Amendment) Bill, 2015, in the House.
Mr. Speaker: It stands introduced.

## مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا اسٹیبلشمنٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ مجریہ 2015 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 7, honourable Minister for Information Technology.
Mr. Shahram Khan {Senior Minister (Information Technology)}: Thank you, Mr. Speaker. I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Establishment of Information Technology Board (Amendment) Bill, 2015, in the House.
Mr. Speaker: It stands introduced.

## مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا میڈیکل ٹیچنگ انسٹی ٹیوشنز ریفارمز مجریہ 2015 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8, honourable Senior Minister for Health.
Senior Minister (Health & Information Technology): Thank you, Mr. Speaker. I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Medical Teaching Institutions Reforms (Amendment) Bill, 2015, in the House, please.
Mr. Speaker: It stands introduced.

## مسودہ قانون (تیسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2015 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9 and 10, honourable Senior Minister for Local Government.

جناب عنایت اللہ {سینئر وزیر (بلدیات)}: سر! میں Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Third Amendment) Bill, 2015 کو ایوان میں فوری طور پر زیر غور لانے کیلئے تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Third Amendment) Bill, 2015 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill, Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

## مسودہ قانون (تیسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2015 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Senior Minister for Local Government, 'Passage Stage'.

سینئر وزیر (بلدیات): سر! میں Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Third Amendment) Bill 2015 کو پاس کرنے کیلئے تحریک پیش کرتا ہوں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Third Amendment) Bill, 2015 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔ اچھا نلوٹھا صاحب! بسم اللہ، آپ کیا کہنا چاہتے ہیں، وہ بتائیں نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب، پلیز۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: سر! میری یہ تجویز ہے کہ اگر سلیکٹ کمیٹی میں یہ بل، سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کر دیں تو اس میں ذرا سب کی رائے شامل ہو جائے۔

جناب سپیکر: ابھی تو کام ہو گیا ہے، ابھی تو پاس ہو گیا ہے۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: نہیں پاس، تو کس نے کیا ہے، ہم تو کھڑے ہو گئے ہیں۔ کسی نے 'Yes' نہیں کہا ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ بل کب ٹیبل ہوا ہے؟

سرداراورنگزیب نلوٹھا: جی؟

جناب سپیکر: یہ بل تو کافی وقت ہوا ہے کہ ٹیبل ہوا ہے، 11 کو ٹیبل ہوا ہے، چاہیئے یہ تھا کہ آپ اس کو پڑھتے اور اس کے اوپر کوئی امنڈمنٹ لاتے۔ ہاں عنایت خان! جی آپ تھوڑی وضاحت کریں کہ اس میں آپ نے کیا پاس کیا ہے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): اگر یہ چاہتے ہیں کہ میں اس کی وضاحت کروں تو وضاحت میں کروں گا۔ بل ٹیبل ہوا ہے Probably more than eight or ten days back اور میرے خیال میں ان کے علم میں تھا۔ پہلے جو پرائیویٹ ممبر ڈے تھا، اس کے اوپر بھی ایجنڈا، ایڈیشنل ایجنڈا آئٹم کے طور پہ آیا ہوا تھا لیکن اس وقت میڈم سپیکر نے کہا کہ پرائیویٹ ممبر ڈے کے اوپر حکومتی بزنس نہیں لیا جا سکتا ہے Unless and until وہ پرائیویٹ ممبر ڈے جو ہے، وہ Suspend کیا جائے جس طرح آج انہوں نے کیا ہوا ہے۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ میں اس کو Explain کروں تو اس میں Basically دو چیزیں ہیں، ایک کانسٹی ٹیوشن کے اندر جو ایک آرٹیکل ہے کہ جس کے تحت جو اپنی پارٹی کی پالیسی کے Against ووٹ دیتا ہے، وہ Defection Clause کے اندر آتا ہے اور وہ Disqualify ہوتا ہے تو اس قسم کی Corresponding legislation کیلئے ہم نے یہاں پہ یہ موؤ کیا ہوا ہے کیونکہ کانسٹی ٹیوشن کی سپرٹ کے مطابق یہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے اندر بھی اس کیلئے لیجسلیشن ضروری تھی اور دوسرا جو WSSP ہم نے پشاور کے اندر Introduce کیا ہوا ہے، وہ واٹر اینڈ سینی ٹیشن سروسز کمپنی ہم نے پشاور کے اندر Introduce کی ہوئی ہے جس کے اندر ہم نے کچھ سروسز اس کمپنی کو حوالے کی ہیں اور وہ کمپنی ایکٹ،

آرڈیننس کے اندر رجسٹرڈ ہے، یہ ضروری تھا کہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے اندر چونکہ یہ سروسز جو ہیں، یہ Basically domain ہے لوکل گورنمنٹ کا اور میونسپل کارپوریشن کا اور ٹی ایم ایز کا، تو ہم نے اس میں Exception دی ہوئی ہے کہ حکومت By notification کچھ سروسز اور کچھ Functions outsource کر سکتی ہے اور یہ اس کمپنی کو Protect کرنے کیلئے ہے کیونکہ وہ ایک اچھا کام کر رہی ہے تو ہم چاہتے ہیں کہ یہ صفائی کا جو کام ہے، وہ اس کمپنی کے تھرو جاری رہے۔ اگرچہ وہ ضلع ناظم جو ہے، وہ اس کمپنی کے اندر، اس کے بورڈ کے اندر ممبر ہے اور وہ اپنا Input اس کے اندر دے سکتے ہیں، تو یہ دو امنڈ منٹس ہیں اس میں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہاں منور خان! حوصلے سے، بسم اللہ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر۔ سر! ہم بل کی اس پہ نہیں ہیں کہ بل کی مخالفت کر رہے ہیں، بڑی اچھی بات ہے، وہ فلور کراسنگ والی جو بات ہے، اس میں ہم گورنمنٹ کو سپورٹ کر رہے ہیں، ایسی بات نہیں ہے لیکن سر! جو پروسیجر ہے، وہ پروسیجر تو کم از کم Adopt کر لیں، جس طریقے سے بل آپ لا رہے ہیں، وہ ہو گیا ہے، ہم آپ کو مبارکباد دیتے ہیں لیکن ایسے یہ سر!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ آپ مجھے رہنے دیں، آپ مجھے رہنے دیں۔ ہاں عنایت خان، یہ میرا کام ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: ہم آپ کے ساتھ ہیں، ہم آپ کو سپورٹ کر دیتے۔

جناب سپیکر: یہ میرا کام ہے، آپ بیٹھیں پلیز، میں بتاتا ہوں۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! ہم اس بل میں، ہمیں اگر اعتماد میں لیا جاتا تو ہم اس کو سپورٹ کرتے، ہم اس کے ساتھ شامل ہوتے لیکن ہمیں کم از کم شامل نہیں کیا تو یہ بڑی زیادتی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: میں ایک وضاحت کروں، پھر آپ بات کر لیں۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، نگہت۔ میں نے کہا چلو یہ بات تو کر لیں نا۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! ہمیں آپ کے بل پہ کوئی اعتراض نہیں ہے، آپ کو مبارک ہو، آپ لوگوں نے اتنا آنا فاناً پاس کیا ہے کہ ظاہر ہے کہ آج ہاؤس میں پوری تعداد بھی موجود ہے، سی ایم صاحب بھی موجود ہیں، جناب سپیکر صاحب! یہاں پہ مسئلہ یہ ہے کہ میں آپ سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ جب کوئی بل Introduce کیا جائے، جیسا کہ Last time پہ، ایجوکیشن پہ مشتاق غنی صاحب کو میں آپ کے توسط سے مبارکباد دیتی ہوں کہ ایجوکیشن کا جو بل وہ لے کر آئے تھے، اس میں انہوں نے ہم سب سے، جنہوں نے کہ اس پہ بات کی تھی، اس پہ انہوں نے ہم سب کو اعتماد میں لیا تھا اور اسی طرح DDAC کا، جناب سپیکر صاحب! یہ لوکل گورنمنٹ کا انتہائی اہم بل ہے اور اس میں کچھ چیزوں پہ ہمیں اعتراض اسلئے ہے اور وہ میں نے ابھی وقفے میں جو ہے، تو وہ میں نے صبح بات کی تھی لوکل منسٹر صاحب سے اور پھر چیف منسٹر صاحب سے بھی، اس میں ایک چیز ہے جو کہ ہم نے ان سے کہا تھا کہ اس میں اگر آپ ہمیں پہلے بتاتے کیونکہ انہوں نے پارلیمانی لیڈرز کو تو بریف کر دیا تھا لیکن جناب سپیکر صاحب! یہاں پہ ہاؤس میں ہر ممبر کو جو ہے، اگر منسٹر صاحب جو بل لاتے ہیں، اگر ان کو بتا دیا جائے کہ بھئی اس بل کی یہ افادیت ہے تو اس سے یہ ہو گا کہ ہر ممبر جو ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میڈم! میں ایک وضاحت کروں۔ میڈم! اس طرح ہے کہ 2015-08-11 کو یہ بل ٹیبل ہوا ہے اور جب بل ٹیبل ہو جائے تو یہ ہر ممبر کی Responsibility بنتی ہے کہ وہ خود سٹڈی کرے اس کو، یعنی میرا خیال ہے سات آٹھ دن ہو گئے ہیں کہ یہ ٹیبل ہو چکا ہے اور پھر اس کو Thursday کو پاس ہونا تھا پھر بھی اس میں آپ لوگوں نے کوئی امنڈمنٹ نہیں لائی، جو پروسیجر ہے According to procedure ہم نے تمام سلسلہ کیا ہے، لاء کے مطابق کیا ہے اور کوئی بات نہیں ہے اس میں۔ ہاں، نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: منور خان صاحب نے اور میڈم نے بات کی ہے، ہم اس بل کے مخالف نہیں ہیں کہ گورنمنٹ نے یہ فلور کراسنگ کے حوالے سے جو بل لایا ہے، یہ غلط ہے، ہمارا بالکل اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، ہمارا اختلاف یہ ہے کہ اگر یہ سب کی مشاورت سے اور پارلیمانی لیڈرز کسی کے ساتھ مشاورت،

میرے ساتھ نہیں کی ہے، کم از کم اس حوالے سے، اگر یہ سب کے ساتھ مشاورت ہو جاتی اور اتفاق رائے سے ہم اس کو وہ کر لیتے تو میرے خیال میں بہتر ہوتا۔

جناب سپیکر: اچھا ٹھیک ہے۔ بس میرے خیال میں بل پاس ہو گیا ہے اور میں اجلاس کو۔۔۔۔۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، چیف منسٹر صاحب۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! یہ بل چونکہ سب کیلئے ضروری ہے، یہ کانسٹی ٹیوشن کے Under ہم نے اس کو کرنا تھا، اپوزیشن لیڈرز یہاں جتنے بیٹھے ہیں، کوئی آج تک ایک بل ہم نے بلڈوز نہیں کیا، کوئی زبردستی پاس نہیں کیا۔ جب بھی Important Bill آتا ہے، میں خود اس کمیٹی کو ہیڈ کرتا ہوں اور جو بھی بل آیا ہے۔ ہم نے متفقہ پاس کیا ہے۔ یہ چونکہ اتنی بڑی بات نہیں تھی اور کانسٹی ٹیوشن کی Requirement تھی اور ٹیبل بھی ہو چکا ہے، یہ نہیں کہ اگر ٹیبل ہو چکا اور اگر آپ اس وقت کہتے کہ کمیٹی میں جائے تو ہم کمیٹی میں بھیج دیتے، ہم کبھی بھی بلڈوز نہیں کریں گے، آپ سے Commitment ہے۔ جب بھی کوئی Important بات آئے گی، آپ ہمیں بتا دیا کریں، ہم آپ سے ضرور صلاح مشورہ بھی کریں گے اور صلاح مشورے سے پاس کریں گے، کبھی بھی کوئی ایسا کام نہیں ہو گا کہ ہم آپ کو ناراض کریں گے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر حیدر، ڈاکٹر حیدر۔ ڈاکٹر حیدر کا ایک ایشو ہے۔ ڈاکٹر حیدر۔

ڈاکٹر حیدر علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ): تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سر! جو منسٹر ہائر ایجوکیشن مشتاق غنی صاحب نے فلور آف دی ہاؤس پہ ایک Pledge کیا تھا کہ سوات یونیورسٹی میں Illegal بھرتیوں کے حوالے سے جو کچھ ہو رہا ہے، اس پہ وہ رپورٹ پیش کریں گے، تو میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ مشتاق غنی صاحب موجود ہیں، وہ Kindly۔۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پچھلے اجلاس میں بھی ہاؤس کے نوٹس میں لایا تھا کہ سٹینڈنگ کمیٹی میں ایڈجرنمنٹ موشن گئی تھی ڈاکٹر حیدر علی صاحب کی اور جعفر شاہ صاحب کی اور سٹینڈنگ کمیٹی میں وائس چانسلر کو طلب کیا گیا اور بڑی ڈیٹیل میں بات ہوئی اور فیصلہ ہوا

کہ ایک کمیٹی جو ہے ایم پی ایز کی، وہ جاکے انکوائری کرے گی کہ کیا واقعی وہاں پہ جو اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں، رولز ریگولیشن کو Violate کر کے ہوئی ہیں یا کیا صورتحال ہے؟ وی سی نے وہاں Commit کیا اور Promise کیا کہ میں Cooperate کروں گا کمیٹی کے ساتھ، بلکہ یہ طے ہوا تھا اس میں کہ وی سی خود نہیں ہوگا ان تین دنوں میں، جس ٹائم پہ یہ کمیٹی جائے گی۔ تو جب یہ کمیٹی گئی اس Date کے اوپر تو وائس چانسلر نے کورٹ سے Stay لے کے ان کے ہاتھوں میں پکڑا دیا اور اس کے بعد جب یہ ہمارے پاس آئے تو ظاہر ہے ہمیں اس کا افسوس ہوا کہ یہ ایک انکوائری کیلئے گئے تھے، جو الزامات تھے کرپشن کے یا باقی چیزوں کے تو وائس چانسلر کو چاہیئے تھا کہ ان کے ساتھ Cooperate کرتا لیکن اس نے نہیں کیا نتیجتاً، ہم نے اس کی Removal کی سمری گورنر کو موو کر دی Misconduct کے اوپر، وہ ابھی تک آنریبل گورنر کے پاس پڑی ہوئی ہے۔ میں نے پچھلے ہاؤس، اجلاس میں بھی درخواست کی تھی کہ گورنر صاحب اس کو Approve کر کے بھیج دیں، ڈیٹیل مانگی گئی پچھلے اجلاس میں کہ وہ اپوائنٹمنٹس Still کر رہا ہے تو ہم نے ان سے Contact کیا کہ ہمیں ڈیٹیل دیں، تفصیل دیں کہ آپ نے کتنی اپوائنٹمنٹس کی ہیں؟ جواب میں انہوں نے ہمیں یہ لکھا کہ صرف جون اور جولائی کا سارا، آج تک کا انہوں نے نہیں لکھا، جون جولائی میں جو پانچ سات پوسٹیں انہوں نے اس میں Mention کیں کہ یہ ہم نے اپوائنٹمنٹس کی ہیں اور باقی کے بارے میں وہ یہ لکھتا ہے کہ Because the matter is sub judice so، جب تک وہ فیصلہ نہیں ہوتا، وہ ہمیں ڈیٹیل نہیں بھیج سکتا، تو وہ ڈیٹیل انہوں نے ہمیں نہیں بھیجی۔ جو اطلاعات ہیں ہماری، وہ یہ ہیں کہ Since the stay order 150 پوسٹیں جو ہیں، وہ Fill کی گئی ہیں، ابھی یہ چیک کرنے سے تعلق رکھتی ہیں، یہ میں معلومات کے اوپر بات کر رہا ہوں لیکن یونیورسٹی نے ہمیں کوئی معلومات فراہم نہیں کی ہیں اور 35 پوسٹیں جو ہیں وہ ایڈورٹائزڈ ہو چکی ہیں، ابھی 14 اگست کو ایڈورٹائز کی ہیں انہوں نے مزید 35 پوسٹیں، اور وائس چانسلر کا ٹائم بھی برابر ہے، تین مہینے رہ گئے ہیں ان کے، ہم نے Already ان کی Appointment of the new Vice Chancellor for Swat University ہم نے اشتہار بھیج دیا ہے اخبارات میں اور شاید لگ بھی چکا ہوگا لیکن یہ جو صورتحال ہے، جیسے حیدر علی صاحب کہتے ہیں اور جیسے ہم نے سمری موو کی ہوئی ہے Against Vice Chancellor, removal of

Is still pending, lying with the honourable وہ چیز، Vice Chancellor Governor, so I again request him کہ اس کو وہ جلد از جلد کریں تاکہ یہ ایشو ختم ہو جائے اور باقی یہ جو چیزوں کا آڈٹ ہے کہ وہ جائزہ انہوں نے اپوائنٹمنٹس کی ہیں یا نہیں کی ہیں، ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے Deloitte ایک International repute کی فرم ہے، اس کو یہ ذمہ داری سونپ دی ہے اور وہ تمام یونیورسٹیوں کا پرفارمنس آڈٹ کرے گی اور افسوس سے مجھے فی الحال یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ وی سی اس کو Resist کر رہے ہیں لیکن ہم Resist نہیں ہوں دیں گے، ہم اس Deloitte firm سے ضرور یونیورسٹیوں کا آڈٹ کریں گے اور اس نئے ایکٹ میں یہ شق آ بھی چکی ہے، So وہ ایسی ایک طاقت کا مظاہرہ کر رہے ہیں لیکن وہ روک نہیں سکتے ہمیں اس آڈٹ سے اور یہ آڈٹ انہوں نے دینا پڑے گا کہ ہم نے پچھلے چار پانچ چھ سالوں میں 20 ارب روپے یونیورسٹیوں کو دیئے ہیں، تو جب گورنمنٹ پیسے دے سکتی ہے یونیورسٹیوں کو تو اس کا پرفارمنس آڈٹ بھی کر سکتی ہے، اس کا فنانشل آڈٹ بھی کر سکتی ہے اور پیسے پراونشل گورنمنٹ دے یا ایچ ای سی دے، پیسہ اسی قوم کے خزانے سے آتا ہے اور وہ ہمارا حق ہے کہ ہم اس کو چیک کریں گے لیکن میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ چونکہ اس دن انہوں نے واک آؤٹ بھی کیا تھا اس ایشو کے اوپر، میں آج پھر گورنر صاحب سے ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ اس کو Approve کریں۔ آپ سے ہم یہ رولنگ چاہتے ہیں کہ آپ ہر قسم کی اپوائنٹمنٹس کے اوپر پابندی کی رولنگ دیں، جس وقت تک کہ یہ ایشو جو ہے Resolve نہیں ہو جاتا یا نیا وائس چانسلر نہیں آجاتا یا یہ وائس چانسلر Remove نہیں ہو جاتا اور نئی صورتحال جو ہے وہاں پہ سامنے نہیں آتی۔ دوسری بات یہ کہ ہمارا ایکٹ جو ہے، وہ سوات تک Extend نہیں ہو رہا، آنریبل چیف منسٹر صاحب نے کوئی دو ہفتے پہلے ایک آرڈر جاری کیا تھا کہ ملاکنڈ ڈویژن میں چونکہ ہمارا کوئی بھی ایکٹ وہاں پہ نافذ نہیں ہو سکتا، آر ٹی آئی ایکٹ اور سارے جتنے بھی ہیں تو انہوں نے کہا کہ ایک پیکج کی شکل میں یہ بنائیں اور ایک ہی سمری پہ پریذیڈنٹ آف پاکستان کے پاس جائیں اور ہم ان سے Approval لیں کہ ہمارے جو قوانین ہیں، ایکٹس، یونیورسٹی ایکٹ ہے، آر ٹی آئی ہے، رائٹ ٹو سروسز ایکٹ، یہ سارے وہاں تک Extend ہو سکیں، Side by side وہ چیز بھی چل رہی ہے۔

جناب سپیکر: میں صرف لاء منسٹر صاحب سے اس کے اوپر Opinion چاہوں گا، پھر آپ بات کر لیں، میں صرف اس سے Opinion لینا چاہتا ہوں کہ ایک تو یہ مشتاق صاحب نے کہا کہ پاٹا جو ہمارے ملاکنڈ میں جو ہمارے قوانین، اس کا کیا پروسیجر ہے اور کیا اس کیلئے ہم نے۔۔۔۔۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب! مشتاق صاحب بجا فرما رہے ہیں، گورنر صاحب Final approval کیلئے پاٹا کو میرے خیال میں پریذیڈنٹ کے پاس بھیجیں گے تو تب ہی Approval ہو گی، تو میں مشتاق صاحب کی تائید کرتا ہوں کہ یہ صحیح ہے، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اس میں یہ کہ ہم نے تو ریزولیوشن باقاعدہ پاس کی تھی کہ اس ایکٹ کو پاٹا تک Extend کیا جائے تو گورنمنٹ نے اس میں کیا کیا؟ اب اس میں کیا، مطلب یہ گورنمنٹ کے اس میں آتا ہے نا؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! اس میں گورنمنٹ Approve کر چکی ہے سر! اس ایکٹ کیلئے اور وہ بھی On the way ہے سارا کچھ، یہ صرف اس ایکٹ کیلئے ہم کر رہے ہیں لیکن اب سی ایم صاحب نے جو آرڈر کیا ہے، وہ تمام جو بھی بلز، ایکٹس پاس ہوئے ہیں اور جن کو ہم Extend کر سکتے ہیں، وہ سارے جو ہیں ایک پیکج کی صورت میں بن رہے ہیں لیکن ہائر ایجوکیشن کا الگ سے بھی شاید لاء کے پاس ہے یا اس سے آگے نکل چکا ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس میں ایک جوائنٹ ریزولیوشن لے کر آئیں۔ جی عنایت خان، اس کے بعد عاطف اور پھر منور خان۔ (مداخلت) ایک منٹ، اس کے بعد آپ بات کر لیں گے۔ جی بات ہو رہی ہے، آپ بیٹھ جائیں پھر میں آپ کو موقع دیتا ہوں نا۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سر! پروسیجر، میرے خیال میں پروسیجر ہے، آپ سیکرٹری اسمبلی اور لاء منسٹر سے پوچھ لیں لیکن پروسیجر یہ ہے کہ جو پاٹا ہے، پاٹا کے اندر ریگولیشنز، پراونشل ایڈ منسٹرڈ ٹرائیبل ایریاز کے اندر ریگولیشنز جاری ہوتی ہیں اور وہ پریذیڈنٹ آف پاکستان جاری کرتا ہے لیکن اس کیلئے جو یہاں سے لیجسلیشن ہوتی ہے، وہ گورنر صاحب کو بھیجی جاتی ہے، ان کی Assent آتی ہے اور جب گورنر صاحب کی Assent آتی ہے تو پھر تھرو ہوم ڈیپارٹمنٹ وہ Communicate ہوتی ہے پریذیڈنٹ آف پاکستان کو، یہ پروسیجر ہم نے لوکل گورنمنٹ لاء کیلئے Adopt کیا تھا، پرابلم یہ ہوتا ہے کہ وہاں پھر وہ دو تین مہینے کے اندر ان کیلئے

پینڈنگ ہوتی ہے اور آپ کو Follow up کرنا پڑتا ہے، تو اسمبلی کی طرف سے اس قسم کی کوئی وہ جاتی ہے، ایک قسم کی خواہش جاتی ہے کہ یہ جو لیجیسلیشن ہوئی، آر ٹی آئی ایکٹ اور رائٹ ٹو انفارمیشن ہے، رائٹ ٹو سروسز ہے، یہ جتنے بھی لاز پراونشل اسمبلی نے، یہ ہائر ایجوکیشن والا ایکٹ ہے، وہ اگر چلا جاتا ہے تو ہم ریکویسٹ کریں گے کہ اس کو جلدی جلدی وہاں تک Extend کیا جائے۔

جناب سپیکر: چیف منسٹر صاحب۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! یہ مسئلہ کافی مہینوں سے ہمارے سامنے ہے، کچھ ہم نے اپنے پریذیڈنٹ کو ایک دو کیسز بھیجے ہیں لیکن ابھی کوئی جواب نہیں آیا، پھر میں نے انفارمیشن منسٹر کو ہدایت کی ہے کہ سارے جتنے ہمارے ایکٹس ہیں، جو بھی ہیں، جو پینڈنگ ہیں، سب کو ایک ہی پیپر پہ لے آئیں اور گورنر صاحب سے Approve کرا کے میں خود جا کے پریذیڈنٹ آف پاکستان سے ملوں گا تاکہ یہ، کیونکہ چھ چھ مہینے اور چار چار مہینے اور اس وقت ملاکنڈ میں بالکل، کوئی قانون ہمارا جو ہے پاس ہوتا ہے، وہاں پر Implement نہیں ہوتا، تو یہاں سے بھی ہم اگر ایک قرارداد پاس کر دیں To the President کہ جہاں پہ بھی اس کی رکاوٹ ہے، اس کو دور کیا جائے اور اس کے علاوہ میں خود پریذیڈنٹ کے ساتھ ملوں گا لیکن جب سارے کیسز ہم بھیج دیں گے تو اس کے بعد، کیونکہ ایک ایک کے پیچھے جانا مشکل کام ہے، تو ان شاءاللہ میرے خیال میں یہ کب تک؟ اگر ہفتہ دس دن تک یہ کیسز سارے بھیج دیں، میں گورنر کو بھیج دوں گا Then وہاں سے اپوائنٹمنٹ میں پریذیڈنٹ آف پاکستان سے لے لوں گا۔

جناب سپیکر: اوکے۔ عاطف خان! آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟ اس کے بعد بخت بیدار صاحب اور منور خان صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ایک تو یہ ڈاکٹر صاحب نے Originally سوال اٹھایا تھا، اس کا بھی آپ، Obviously اس کا بھی آپ کو کچھ کرنا پڑے گا کیونکہ ایک سیریس ایشو ہے اور میں یہ بات اس وجہ سے کہنا چاہتا ہوں کہ کچھ اس چیز کو، مسئلے کو Politicize کیا جا رہا ہے کہ جی یونیورسٹیز میں، مجھے کوئی فون آیا کہ ایجوکیشن سے، Obviously میرا ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے لیکن بہر حال ایک Relation ہے تو وہ کہتے ہیں کہ پولیٹیکل اس میں آپ Interference کر رہے

ہیں یونیورسٹیز میں، حالانکہ آپ کسی سے بھی پتہ کر لیں، ایک تو نمبر ون یہ بات کہ State within State نہیں ہو سکتا، اگر حکومت کسی چیز کیلئے پیسے دیتی ہے تو اگر فرض کریں کہ ہر چیز آر ٹی آئی کے Under ہے اور ہر ایک چیز پہ وہ Applicable ہے تو یہ میرے خیال میں مناسب بات نہیں ہے کہ یہ وہ کہیں کہ نہیں جی آپ تو ہم سے پوچھ نہیں سکتے یا آڈٹ نہیں ہو سکتا، یہ میرے خیال میں نامناسب بات ہے، جو بھی حکومت کے اگر پیسے جاتے ہیں، عوام کا پیسہ جاتا ہے تو اس کا آڈٹ ہونا چاہیئے، کوئی بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہونا چاہیئے، ایک تو یہ نمبر ون۔ نمبر ٹو بات یہ ہے کہ Politicized، مجھے یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ اسی صوبے کے لوگ ہیں، آپ سب پتہ کر سکتے ہیں، ایک سروے کروا سکتے ہیں کہ پولیٹیکل پارٹی خاص پولیٹکل پارٹی کچھ یونیورسٹیز میں، میں ساروں کی بات نہیں کر رہا، Political bases پہ وہاں پہ وائس چانسلرز لگائے گئے، وہاں پھر سینڈیکیٹ اور وہ سب سسٹم انہوں نے اپنا بنایا، اپنے طریقے سے ریکروٹمنٹ ہو رہی ہے اور اگر پوچھا جائے تو کہتے ہیں کہ Political interference ہو رہی ہے، اگر Political interference روکنے کیلئے پوچھا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ Political interference ہو رہی ہے، یہ میرے خیال میں مزید نہیں چلے گا اور میں بحیثیت اپنے ڈیپارٹمنٹ کے بھی اور ان کو یہ کلیئر حکومت کا سٹینڈ ہے کہ اگر یہ صرف اس Base کے پیچھے چھپنا چاہتے ہیں کہ جی یہ Political Parties کے ساتھ Interference ہو رہی ہے یا کسی یونیورسٹی کے نام پر Interference ہو رہی ہے، یہ بالکل نہیں ہو رہا، جس غلط طریقے سے وہاں پہ اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں، ساری دنیا کو پتہ ہے، ساری دنیا کو پتہ ہے کہ ایک پولیٹیکل پارٹی کے رشتہ داروں کو، ایک پولیٹکل پارٹی کے دوستوں کو وہاں پہ نوازا جا رہا تھا اور جب ان سے پوچھا جا رہا ہے تو وہ کہہ رہے ہیں کہ جی Political interference کی بنیاد پہ کیا جا رہا ہے، یہ ایک نام کی بنیاد پہ کیا جا رہا ہے۔ میں نے اس دن بھی کہا تھا کہ نام سے کسی کو اختلاف نہیں ہے، نام جو بھی ہو لیکن کام وہاں پہ ٹھیک ہونا چاہیئے۔ اگر کام وہاں پہ ٹھیک نہیں ہو گا، حکومت بالکل پوچھے گی کیونکہ عوام کا پیسہ ہے، یہ کسی پولیٹیکل پارٹی کا پیسہ نہیں ہے اور اس میں بالکل حکومت اس پہ سٹینڈ لے گی، چاہے جس لیول تک بھی جانا پڑے، اس پہ ہم جائیں گے اور میرے خیال میں اس سے ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: بخت بیدا صاحب، بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: شکریه سپیکر صاحب۔ څو پورې چې زمونږ وزیر تعلیم ورور یا چیف منسټر صاحب اووئیل، ټهیک ده د یونیورسټو د حده پورې زمونږه ملاکنډ چکدره یونیورسټۍ کښې هم دغه ماحول دے چې کوم په نورو یونیورسټو کښې زمونږ منسټر صاحب خبره اوکړه خو زه به دا ریکویسټ ستاسو په تهرو باندې حکومت ته اوکړم چې مونږ ته ډیر زیات ملاکنډ ډویژن ته رعایتونه راکړی شوی دی، تاسو هسې نه د یونیورسټۍ په کهاته کښې زمونږه نور رعایتونه چې کوم ملاکنډ ډویژن ته دی، هغه ډسټرب نشی، زما دغه هومره ګزراش دے۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب! میں صرف اتنا۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: اچھا ایک منٹ، اچھا آپ بات کر لیں اس کے بعد لاء منسٹر صاحب! آپ کوشش کریں کہ ایک جوائنٹ ریزولیوشن لے کر آئیں پاٹا کے حوالے سے کہ جتنے قوانین ہیں، وہ قوانین پاٹا تک Extend ہوں۔ منور خان صاحب، پلیز۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: پاټا، پاټا۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: دا ډیره ښه خبره ده جی، دا نن چې دا کوم اپوائنټمنټس باندې د ګورنمنټ والا کسان هم لګیا دی چې یره بهئی Illegal appointments لګیا دی او نن ګورنمنټ په دې پریشانه دے چې د دوئ خبره نشی منلې، پریشانی ده ورته خو نن په دې فلور باندې دا څومره ایم پی ایز ناست دی۔ دا ستاسو رولنګ هم او د چیف منسټر Verbally order هم او نن بیا هم په هر ډسټرکټ کښې، په هر هغه کښې لګیا دی د کلاس فور اپوائنټمنټس کیږی۔ نن ما سره د دې پشاور نه، زما لکی ډسټرکټ سول ډیفنس والا ډائریکټر د دې ځائې نه د پشاور نه د کلاس فور آرډر کوی دې لکی کښې، او د هغې باوجود چې دا ستاسو هم رولنګ دے او د چیف منسټر صاحب هم رولنګ دے، زما خپل دا ریکویسټ دے تاسو ته چې بار بار ایم پی اے هم دا ریکویسټ کوی چې ما ته په

خپله حلقه کښې کلاس فور کښې اپوائنټمنټ نه راکوی، هغه ډسټرکټ هیډ خپله من مانی کوی، نه دا ستاسو آرډر مطلب دا دے چې یره بهئی آرډر هغه کوی او نه د چیف منسټر تابعداری کوی، نو Kindly دا زما ریکویسټ دے چې کم از کم جناب سپیکر! اس کے خلاف کم از کم ان کے خلاف کوئی ایکشن لیں بلکہ رولنگ جاری کریں کہ آئندہ کسی نے کلاس فور Without consultation of the local MPA کوئی اس قسم کے آرڈرز کئے تو اس کے خلاف ایکشن لیا جائے گا، میں چیف منسٹر صاحب سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب!

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! ہم نے، یہ بالکل بجا ہے کہ جس ڈسٹرکٹ کا وائس چانسلر کسی دوسری یونیورسٹی میں لگتا تھا، وہ وہیں کلاس فور اور یہ سارے لوگ لا کے دوسرے شہر میں اپوائنٹ کرتا تھا اور اس پہ اس ہاؤس میں بارہا بات ہوئی تھی، ابھی جو ہم اس ایکٹ میں امنڈمنٹ لائے ہیں، اس میں ہم نے اس کو Address کر لیا ہے اور اس میں ہم نے، Clearly اس ایکٹ میں آچکا ہے کہ کوئی بھی وائس چانسلر اس یونیورسٹی کے Jurisdiction سے باہر کے آدمی کو کلاس فور اپوائنٹ نہیں کر سکے گا۔ باقی جو ہے کنٹریکٹ یا وہ جو بھی ایک سسٹم ہے، پہلے وائس چانسلر کے پاس یہ اختیار تھا، ہم نے اس ایکٹ میں وہ اختیار بھی لے لیا ہے اور سینڈیکیٹ کی تھری ممبرز کمیٹی کے پاس اب یہ اختیار ہے، ان کو کرے گی۔ رہ گئے کنٹریکٹ ملازمین تو ان کا ایک ایشو چل رہا ہے، ایکٹ میں یہ ہے کہ جب ان کا کنٹریکٹ پورا ہو جائے گا تو They will be no more لیکن اس سے پرابلمز آرہے ہیں، اس کے اوپر ایک اور امنڈمنٹ یونیورسٹی میں لا رہے ہیں، اس میں لا رہے ہیں کہ ان کیلئے وہی Proper procedure adopt کیا جائے، ایڈورٹائزڈ کی جائیں پوسٹیں، اس میں یہ لوگ بھی Apply کریں جو کنٹریکٹ والے ہیں، جو نئے آتے ہیں، وہ بھی کریں، ان کو ان کی سروس کا کوئی Edge دے دیا جائے تاکہ ان کی سروسز جو ہیں، وہ ریگولرائزڈ ہو سکیں But through proper procedure and strictly on merit۔ تو یہ ایک نئی امنڈمنٹ اس میں ایک دو ہم لائیں گے لیکن فی الوقت کوئی وائس چانسلر اس ایکٹ میں امنڈمنٹ کے پاس ہونے کے بعد کلاس فور جو ہے دوسرے ضلع سے نہیں لا سکتا، اگر پشاور کے اندر کوئی اپوائنٹمنٹ ہو گی تو ڈسٹرکٹ پشاور ہی کے اندر سے ہو گی، چارسدہ مردان سے نہیں ہو سکتی۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 03:00 pm of Thursday afternoon, $20^{th}$ August, 2015.

---

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 20 اگست 2015ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

(ضمیمہ)

2430 _ ارباب اکبر حیات: کیاوزیر اطلاعات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں اطلاعات تک رسائی کا قانون نافذ ہو چکا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس قانون کے نفاذ سے عوام کو اطلاعات تک رسائی فراہم کی گئی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اب تک کتنے لوگوں کو اطلاعات تک رسائی فراہم کی گئی ہے، نیز اس محکمہ کے قائم ہونے اور اطلاعات تک رسائی فراہم کرنے پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر اطلاعات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (1) مختلف محکموں کی طرف سے اب تک 1196 لوگوں کو اطلاعات فراہم کر دی گئی ہیں۔

(2) اس کے علاوہ انفارمیشن کمیشن نے 387 شکایات پر بھی احکامات دیئے ہیں جن کے تحت اطلاعات فراہم کر دی گئی ہیں۔

(3) ایک معاہدے کے تحت ورلڈ بینک جی ایس پی/پی سی این اے کے ذریعے 31 مارچ 2015 تک کمیشن کے جزوی اخراجات برداشت کر رہا ہے لیکن محکمہ خزانہ نے صوبائی بجٹ میں بھی 30 ملین روپے مختص کیے ہیں جس میں اب تک ایک کروڑ 19 لاکھ 97 ہزار 980 روپے خرچ ہو چکے ہیں۔